الفضل

ہفت روزہ انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد 16 | جمعۃ المبارک 27/مارچ 2009ء | یکم ربیع الثانی 1430 ہجری قمری ❁ 27/امان 1388 ہجری شمسی | شمارہ 13

آنحضرت ﷺ کے دوست

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ایک شخص گمان کرے گا کہ وہ میرا ہے حالانکہ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ میرے دوست اور تعلقدار صرف متقی ہیں۔

(سنن ابی داوٗد کتاب الفتن باب ذکر الفتن حدیث نمبر 3704)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک شخص جو میرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی بیعت کی کیا غرض ہے؟ کیا وہ دنیا کے لئے بیعت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے۔

اگر دین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصل غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے جس سے ان فوائد اور منافع کی پوری امید کی جاتی ہے جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں

”ہر ایک شخص جو میرے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی بیعت کی کیا غرض ہے؟ کیا وہ دنیا کے لئے بیعت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے۔ بہت سے ایسے بدقسمت انسان ہوتے ہیں کہ ان کی بیعت کی غایت اور مقصود صرف دنیا ہوتی ہے ورنہ بیعت سے ان کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی اور وہ حقیقی یقین اور معرفت کا نور جو حقیقی بیعت کے نتائج اور ثمرات ہیں ان میں پیدا نہیں ہوتا۔ ان کے اعمال میں کوئی خوبی اور صفائی نہیں آتی۔ نیکیوں میں ترقی نہیں کرتے۔ گناہوں سے بچتے نہیں۔ ایسے لوگوں کو جو دنیا کو ہی اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں یاد رکھنا چاہئے کہ

دنیا روزے چند آخر کار با خداوند

یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گزر جاوے گی خواہ تنگی میں گزرے خواہ فراخی میں۔ مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے۔ وہ ہمیشہ کا مقام ہے اور اس کا انقطاع نہیں ہے۔ پس اگر اس مقام میں وہ اسی حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا اور وہ معصیت سے توبہ کر کے ہر ایک گناہ سے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کر کے پکارا ہے بچتا رہا تو خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرے گا اور وہ اس مقام پر ہو گا کہ خدا اس سے راضی ہو گا اور وہ اپنے رب سے راضی ہو گا۔ اور اگر ایسا نہیں کیا بلکہ لاپرواہی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی ہے تو پھر اس کا انجام خطرناک ہے۔ اس لئے بیعت کرتے وقت یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہو گا۔ اگر محض دنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے۔ لیکن اگر دین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصل غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے جس سے ان فوائد اور منافع کی پوری امید کی جاتی ہے جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی بیعت سے انسان کو دو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس سے پاکیزگی اور طہارت کی توفیق ملتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ (البقرہ:223) یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور نیز ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں کی کشش سے پاک ہونے والے ہیں۔ توبہ حقیقت میں ایک ایسی شئے ہے کہ جب وہ اپنے حقیقی لوازمات کے ساتھ کی جاوے تو اس کے ساتھ ہی انسان کے اندر ایک پاکیزگی کا بیج بویا جاتا ہے جو اس کو نیکیوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ یہی باعث ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ یعنی توبہ سے پہلے کے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سے پہلے جو کچھ بھی اس کے حالات تھے اور جو بیجا حرکات اور بے اعتدالیاں اس کے چال چلن میں پائی جاتی تھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد صلح باندھا جاتا ہے اور نیا حساب شروع ہوتا ہے۔ پس اگر اس نے خدا تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کی ہے تو اسے چاہئے کہ اب اپنے گناہوں کا نیا حساب نہ ڈالے اور پھر اپنے آپ کو گناہ کی ناپاکی سے آلودہ نہ کرے بلکہ ہمیشہ استغفار اور دعاؤں کے ساتھ اپنی طہارت اور صفائی کی طرف متوجہ رہے اور خدا تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے کی فکر میں لگا رہے اور اپنی اس زندگی کے حالات پر نادم اور شرمسار رہے جو توبہ کے زمانہ سے پہلے گزری ہے“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 431۔ جدید ایڈیشن)

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

مذہبی منافرت کی بنیاد پر دو اور احمدی ڈاکٹرز (میاں بیوی) کا بہیمانہ قتل

1984ء میں بنائے گئے جماعت احمدیہ کے خلاف امتیازی قوانین کی وجہ سے اب تک 100 احمدیوں کو مذہبی منافرت کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے افراد پر پے در پے قاتلانہ حملے مذہب کے نام پر متعصب سماج دشمن معاندین کی سوچی سمجھی سازشوں کا نتیجہ ہیں جو فرقہ واریت اور انتہا پسندی کو پھیلانے میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ 1984ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف بنائے گئے امتیازی قوانین کی وجہ سے اب تک 100 معصوم احمدیوں کو مذہبی منافرت کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔ مختلف ذرائع سے حکومت کو بار بار توجہ دلانے کے باوجود بظاہر کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی جاتی جس کی وجہ سے اس نوعیت کے واقعات رونما ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ اب بڑھتا جا رہا ہے۔ سال 2009ء کو شروع ہوئے ابھی تین ماہ بھی نہیں ہوئے اور اس دوران 4 معصوم احمدیوں کو صرف مذہبی بنیاد پر شہید کیا جا چکا ہے۔

ربوہ (پ ر) تفصیلات کے مطابق مکرم ڈاکٹر شیراز احمد صاحب باجوہ ابن مکرم منور احمد باجوہ صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر نورین شیراز صاحبہ جو ملتان میں رہائش پذیر تھے۔ مورخہ 14/ مارچ 2009ء کو دونوں اپنی ڈیوٹی سے سوا تین بجے گھر پہنچے۔ چار بجے گھر میں کام کرنے والی نوکرانی نے آپ دونوں کو مردہ حالت میں پایا۔ مکرم ڈاکٹر شیراز صاحب کی نعش ان کے بیڈ روم میں تھی، ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور گردن پر رسّی کا نشان واضح تھا۔ ان کے منہ میں روئی ٹھونسی ہوئی تھی۔ میت فرش پر پڑی تھی۔ مکرمہ ڈاکٹر نورین صاحبہ کی نعش ڈرائنگ روم میں نیچے قالین پر پڑی تھی۔ ان کے ہاتھ بھی پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور منہ میں کپڑا ٹھونسا گیا تھا۔ ناک سے خون بہہ چکا ہوا تھا۔

مکرم ڈاکٹر شیراز صاحب باجوہ واپڈا اہسپتال ملتان میں بطور ماہر امراض چشم تعینات تھے۔ ان کی اہلیہ مکرمہ ڈاکٹر نورین صاحبہ چلڈرن ہسپتال ملتان میں تعینات تھیں۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو واپڈا کی جانب سے پیراں غائب پاور ہاؤس کی کالونی میں گھر ملا ہوا تھا۔ مکرم ڈاکٹر شیراز صاحب کو واپڈا اہسپتال میں مخالفت کا سامنا تھا تاہم مکرم ڈاکٹر صاحب کسی ردّ عمل کا اظہار نہیں کرتے تھے اور اپنے کام سے کام رکھتے تھے۔

مکرم ڈاکٹر شیراز صاحب مرحوم کی عمر 37 سال تھی اور آنکھوں کے قابل سرجن تھے اور ملتان میں بہت اچھی شہرت نہ صرف پیشے کے اعتبار سے رکھتے تھے بلکہ اپنے اخلاق کی وجہ سے بھی ہر دلعزیز تھے۔ احمدی وغیر از جماعت تمام لوگوں میں مقبول تھے۔ نرم گفتار، دھیمے مزاج اور ہمدردانہ رویے ان کی پہچان تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ کی عمر 29 سال تھی اور ان کی شہرت بھی بہت اچھی تھی۔ اپنی ہم پیشہ ڈاکٹرز میں بہت مقبول تھیں اور مریضوں کے لئے انتہائی ہمدردانہ رویہ رکھتی تھیں۔

اس انتہائی دردناک سانحہ کے تمام شواہد ایک ہی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہ مذہبی منافرت کی بناء پر ٹارگٹ کلنگ (Target Killing) کا واقعہ ہے۔ اسی وجہ سے پہلے بھی جماعت احمدیہ کے افراد کو نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومین کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علّیین میں جگہ عطا فرمائے اور ظالموں کو جلد اپنی گرفت میں لے۔

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے بھی دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمام پاکستانی احمدیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔

(سلیم الدین۔ ناظر امور عامہ ربوہ)

✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡ ✡

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’آج اگر اس ملک کو کوئی بچا سکتا ہے تو اس فسق و فجور اور فساد اور ظلم کے سمندر میں صرف ایک کشتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیار کی ہے اور جس پر آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سوار ہیں‘‘۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 6/مارچ 2009ء)

ہم ہیں جو امن میں ہمیں یہ سوچنا بھی ہے

(ہم دیار مغرب کے باسیوں کے لئے دیار مشرق کے ان بیشمار مہجوروں کی زندگیاں نمونہ ہیں جو ثبات قدم کے ساتھ شجاعت اور قربانی کے ہر روز عظیم القدر باب رقم کرنے میں مصروف جہاد ہیں)

وہ جو قفس میں ہجر کے مارے اسیر ہیں
ایذا رسان تاک میں جن کے شریر ہیں
پھر بھی پیام حق کے جیالے سفیر ہیں
جو لوگ دورِاولیٰ کی تازہ نظیر ہیں
ان کے لئے دعاؤں میں شامل دعا بھی ہے؟
ہم ہیں جو امن میں ہمیں یہ سوچنا بھی ہے

درپیش ہم کو [1] اس طرح کے درد تو نہیں
رہتے ہیں سرد دیس میں دل سرد تو نہیں ؟
دیوار و در پہ دل کی جمی گرد تو نہیں ؟
قربانیوں کے نام پہ منہ زور تو نہیں؟
ہجرت کے فلسفہ سے دل اب آشنا بھی ہے؟
ہم ہیں جو امن میں ہمیں یہ سوچنا بھی ہے

مغرب میں ہے روا کوئی ہم پرستم نہیں
قانون وشیخ بھی یہاں ہرگز بہم نہیں
قربانیوں کے نام سے ڈرتے تو ہم نہیں ؟
کیا کہہ سکیں گے جذبۂ ایثار کم نہیں ؟
وقت اور مال ہم نے خوشی سے دیا بھی ہے؟
ہم ہیں جو امن میں ہمیں یہ سوچنا بھی ہے

لمحے گزرنے والے نہیں کرتے انتظار
اک احمدی کے وقت کی قیمت ہے بے شمار
روز جزا عمل نہ کرے ہم کو شرمسار
جتنا بڑا بھی بنگلہ ہو دو گز کا ہے مزار
آتی حیات ہی کے عقب سے قضا بھی ہے
ہم ہیں جو امن میں ہمیں یہ سوچنا بھی ہے

فاروق تُو بھی اہلِ وفا میں سمو کے دیکھ
دامن کے داغ اشکِ ندامت سے دھو کے دیکھ
فرقت زدوں کے واسطے راتوں کو رو کے دیکھ
کچھ اس طرح سے نیند کبھی تُو بھی کھو کے دیکھ
جز مال و زر کی دوڑ کے ہم نے کیا بھی ہے
ہم ہیں جو امن میں ہمیں یہ سوچنا بھی ہے

(فاروق محمود۔لندن)

(1) ہم جو دیار مغرب میں بسنے والے احمدی ہیں۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّ قْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر35

مسئلہ فلسطین میں جماعت احمدیہ کی خدمات اور عربی اخبارات میں جماعت احمدیہ کی مساعی کی پذیرائی کے بیان کے بعداب ہم اس عرصہ اور اس کے بعد کے بعض اور واقعات اور تاریخی حالات کا ذکر کرتے ہیں۔

چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ کی مسئلہ فلسطین سے متعلق خدمات کا ذکر پاکستانی پریس میں

حضرت چودھری محمد ظفراللہ خاں صاحب نے اس زمانہ میں مسلمانان فلسطین کی حمایت میں جو عظیم الشان کارنامے انجام دیئے ان کی دھوم سارے عالم اسلام میں مچی ہوئی تھی۔ اس تعلق میں پاکستانی پریس کی چند خبریں بطور نمونہ یہاں درج کی جاتی ہیں۔

(1) لندن یکم جون (اسٹار) لبنانی سفیر ڈاکٹر وکٹر خوری نے لیک سیکس سے واپسی پر مجلس اقوام میں عرب مقاصد سے پاکستان کی ہم آہنگی پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔اور کہا:

چودھری ظفراللہ خاں ایک بیش قیمت اور قابل ساتھی ہیں۔

(”انقلاب“ لاہور 13/ جولائی 1949ء صفحہ 4)

(2) پیرس سٹار نیوز ایجنسی ۲۰ ستمبر: پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری سر محمد ظفراللہ خاں کا نام یہاں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر کے لئے بہت زوردار طریقے سے لیا جارہا ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کے حالیہ اجلاس میں اس قدر شہرت حاصل کی ہے کہ ان کا درجہ دنیا کے بہترین پارلیمنٹری سیاست دانوں میں قائم ہوگیا ہے۔ لیگ آف نیشن میں ان کے تجربے کا بھی بہت سے لوگوں کو احساس ہے۔

ان کے سب سے زیادہ حامی عرب اقوام کے وفود ہیں۔ وہ ان کے لئے اپنے تمام ووٹ دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے علاوہ وہ دیگر ممالک کے ووٹ بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ خاص طور پر لاطینی امریکہ کے ممالک کے ووٹ حاصل کئے جائیں گے۔

(”انقلاب“ لاہور 22/ ستمبر 1948ء صفحہ 6 کالم 3 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 121-122)

حضرت مصلح موعود کا اہم پیغام فلسطینی احمدیوں کا نام

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 15/مئی 1948ء کو رتن باغ کے مشاورتی اجلاس میں ارشاد فرمایا کہ:

”شام والوں کو لکھا جائے کہ کسی نہ کسی طرح کبابیر والوں کو اطلاع دیں کہ تنگی کے دن ہیں صبر سے گزار لیں اور کسی قیمت پر بھی کبابیر کی زمین یہود کے پاس فروخت نہ کریں۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ122)

اسرائیلی تسلط میں جماعت احمدیہ کبابیر کا مضبوط عزم وہمت

1948ء کا سال احمدیہ مشن فلسطین کی تاریخ میں انتہائی پرفتن اور پر ابتلاء تھا۔ ارض مقدس میں بڑی بڑی طاقتوں کی سازش نے مسلمانان فلسطین کے سینے میں اسرائیلی حکومت کا خنجر گھونپ دیا۔ ایسے حالات میں بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فلسطین کی توفیق بخشی کہ اس نے نہایت جانبازی اور سرفروشی کا ثبوت دیتے ہوئے اسلام کا جھنڈا اس علاقہ میں بلند رکھا اور اس کے مرکز حیفا کی مسجد میں پنجوقتہ اذانوں کی گونج سنائی دیتی رہیں۔

مارچ 1948ء سے ستمبر 1948ء تک یہاں قیامت برپا رہی۔ یہاں کے دس لاکھ مسلمان عربوں میں سے ساڑھے آٹھ لاکھ مسلمان عرب جلاوطن اور بے خانماں ہوکر پڑوس ممالک میں پناہ گزین وخیمہ زن ہوگئے اور عیسائی دنیا کی خیرات اور اسلامی ممالک کے صدقات پر بسر اوقات کرنے لگے۔

یہ تصویر ربوہ میں لی گئی جس میں دائیں سے پہلے اور دوسرے مکرم سلطان محمد شبوطی صاحب اور عبداللہ محمد شبوطی صاحب مکرم مولوی غلام احمد صاحب مبشر کے ساتھ

جولائی سے نومبر تک یہودیوں نے جلیل وغیرہ کے علاقوں میں بالائی ہدایتوں کے مطابق جنگ جاری رکھی۔ اور سابقہ فلسطین کا 3/2 سے زیادہ حصہ یہودیوں کے قبضہ میں چلا گیا۔

ماہ جون 1948ء میں یہودیوں نے اسرائیل کی پہلی مردم شماری کی ۔ اس وقت ملک اسرائیل میں پچیس ہزار کے قریب غیر یہودی تھے۔ جن میں سے دس ہزار کے قریب عرب تھے اور باقی دیگر اجنبی تھے اور یہ اس علاقہ کا حال تھا جہاں نومبر 1947ء میں ساڑھے چار لاکھ عرب رہتے تھے!!!

گزشتہ حکومت نے مارچ 1948ء میں سلسلہ آمدورفت ورسل ورسائل بند کردیا تھا۔ ریلیں بند کردی تھیں اور سب لوگوں کو (سوائے یہودیوں کے جنہوں نے گزشتہ حکومت میں ایک یہودی حکومت بنا رکھی تھی) اپنے اپنے علاقوں اور گھروں میں محصور کردیا تھا۔ 15/مئی سے جب یہودیوں نے حکومت اسرائیل قائم کرنا شروع کردی، غیر یہودیوں کو اپنی اپنے جائے رہائش میں بند رکھا اور ان پر ملٹری رول نافذ کردیا۔ اپنے جائے رہائش سے دوسری جگہ جانے کے لئے ملٹری پرمٹ لینے کا حکم دے دیا۔ پرمٹ دو باتوں کے لئے بعد تحقیقات ملتا تھا۔ کوئی دوسری جگہ ملازمت یا مزدوری کرتا ہو یا قریب ترین خونی رشتہ دار کی ملاقات کے لئے۔

23/اپریل 1948ء کو یہودیوں نے حیفا پر بھی قبضہ کرلیا اور 24 اور 25/اپریل کو ملحقات حیفا پر بھی تسلط قائم کرلیا۔ چنانچہ جبل کرمل پر واقع عرب آبادی کبابیر بھی ان کے قبضہ میں آ گئی۔ صبح ہوتے ہی چاروں اطراف سے مسلح فوجوں نے محاصرہ کرلیا اور اہل کبابیر کے سامنے دو شرطیں پیش ہوئیں۔ ہجرت کرنا چاہیں تو ہتھیار وغیرہ دے کر ہجرت کرجائیں۔ یہاں رہنا چاہیں تو ہتھیار وغیرہ اور جس قدر سپاہی آپ کے پاس مقیم ہوں وہ ہمارے سپرد کردیں۔ اہل کبابیر نے اپنے گھربار اور وطن کو چھوڑ کر جانا گوارا نہ کیا بلکہ ارشاد نبوی مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ وَ عِرْضِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ (جو اپنے مال اور عزت کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے) پر عمل کرنے کا عزم کرلیا۔ چونکہ اہل کبابیر کے پاس کوئی سپاہی پناہ کیلئے آیا نہ تھا لہذا مغرب تک گوشہ گوشہ کی تلاش وتفتیش کرکے کلیئر قرار دیئے گئے۔

15/ اگست 1948ء سے جون 1949ء تک سارے اسرائیل میں صرف ہماری مسجد سیدنا محمود سے ہی پانچ وقت اذان بلند ہوتی رہی۔ باقی سب مساجد مہجور ہوگئیں۔

1947ء میں جس قدر عربی اخبارات ورسائل اس ملک میں شائع ہوتے تھے اب ان میں سے صرف ہمارا رسالہ (البشریٰ) ہی تھا جو جاری رہا۔ اگرچہ پہلے بھی سارے فلسطین میں سے کوئی بھی اسلامی دینی رسالہ شائع نہیں ہوتا تھا مگر اب تو ہر قسم کے رسائل واخبارات وکتب پر بھی قیامت برپا ہو چکی تھی۔

(ماخوز از تاریخ احمدیت جلد12 صفحہ 129 تا131)

خلافت کی اطاعت کی برکات

فلسطینیوں کی جدوجہد کو نقصان پہنچانے والے عوامل میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اکثر فلسطینیوں نے اپنے علاقوں سے ہجرت کرنی شروع کردی۔ اور جو باقی رہ گئے انہوں نے بھاری رقوم کے بدلے یہودیوں کو اپنی جائیدادیں فروخت کردیں۔ مہاجر ہوکر جب یہ مظلوم دیگر ممالک میں گئے تو وہاں ان کو خیمہ بستیوں میں رہنا پڑا اور معمولی ماہانہ وظیفہ پر گزارا کرنا پڑا۔ ایسے حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اہل کبابیر کو یہ نصیحت کہ تنگی کے دن ہیں صبر سے گزار لیں اور کسی قیمت پر بھی کبابیر کی زمین یہود کے پاس فروخت نہ کریں نہایت پرحکمت تھی۔ اس پر عمل کرکے نہ صرف فلسطینی احمدیوں نے اپنی زمین وجائیداد اپنے قبضہ میں رکھی بلکہ در بدر کی ٹھوکروں سے بھی محفوظ رہے۔ اور اس ملک میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ جاری رکھی۔

جاہلیت میں اہل عرب کی خوبیاں

مئی 1947ء میں شام کے مخلص احمدی مکرم منیر الحصنی صاحب قادیان میں تھے۔ اس موقعہ پر آپ نے 21/مئی 1947ء بعد نماز مغرب زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کی خوبیوں کے موضوع پر عربی میں تقریر کی ۔ جس کے بعد پروگرام کے مطابق دوستوں کو سوالات کا موقع دینا تھا لیکن ان کی تقریر کے بعد چونکہ وقت کم رہ گیا تھا اس لئے دوستوں کو سوالات کا موقع نہ مل سکا۔ تاہم 26/مئی کو نماز مغرب کے بعد مجلس عرفان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

السید منیر الحصنی صاحب کا لیکچر تو اُس روز ہو گیا تھا مگر سوالات کا حصہ رہ گیا تھا اِس کے متعلق دوستوں کو اب موقع دیا جاتا ہے اگر دوستوں نے کچھ سوالات کرنے ہوں تو وہ کر سکتے ہیں۔

اس پر تین دوستوں نے سوالات کئے اور معزز لیکچرار نے ان کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے نہایت علمی رنگ میں بعض امور بیان فرمائے۔ چونکہ ان امور کا عرب ممالک کی سیاسی وادبی تاریخ سے بہت گہرا تعلق ہے اور انکے بعض پہلوؤں پر نہایت بصیرت افروز روشنی ڈالی گئی ہے اس لئے ہم ان کو مختصراً یہاں درج کردیتے ہیں۔ حضورؓ نے فرمایا:

”یہ تقریر جو منیر الحصنی صاحب نے کی ہے اِس کا مفہوم یہ ہے کہ عرب کے لوگوں میں قبل از اسلام بھی بعض خوبیاں پائی جاتی تھیں اور جن دوستوں نے اعتراضات کئے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ آیا یہ خوبیاں اُن عربوں میں عام تھیں یا خاص۔ اگر یہ خوبیاں ان میں عام پائی جاتی تھیں تو قرآن کریم کی اس آیت کا مفہوم جو ہم لیتے ہیں غلط قرار پاتا ہے کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔اور اگر وہ خوبیاں خاص خاص لوگوں میں پائی جاتیں تھیں تو کچھ خوبیاں تو قریباً ہر قوم میں ہی پائی جاتی ہیں اور اس وجہ سے عربوں کی کوئی خصوصیت باقی نہیں رہتی......۔

اصل بات یہ ہے کہ منیر الحصنی صاحب شام سے آئے ہوئے ہیں اور اِس وقت شام اور لبنان میں ایک تحریک پیدا ہورہی ہے جس سے وہ متأثر ہیں اور اسی سے متأثر ہو کر انہوں نے یہ مضمون بیان کیا ہے لیکن اِس امر کو میں بعد میں کسی وقت بیان کروں گا پہلے میں پس پردہ والے حصہ کو لیتا ہوں اور بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عرب میں کچھ عیسائی آباد ہیں اور کچھ مسلمان، عیسائی کم ہیں اور مسلمان زیادہ ہیں۔ جب عربوں کا ترکوں کے ساتھ اختلاف ہوا اور عربوں نے دیکھا کہ ترک ہمیشہ ہم پر مظالم کرتے آئے ہیں اور انہوں نے ہماری آزادی کی راہ میں رُکاوٹیں ڈالی ہیں تو ان کے اندر حریت اور آزادی کی روح بیدار ہوئی۔ سیاسی طور پر جب کسی ملک میں آزادی کی روح پیدا ہو تو وہ ساری قوموں کے اتحاد کی خواہاں ہوتی ہے۔ جب عربوں کے اندر آزادی کی روح پیدا ہوئی اور اُنہوں نے بِلا لحاظ مذہب وملت ایک ہونا چاہا تو جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف مستقبل کے حالات پر نظر کرکے قومیں ایک نہیں ہو

سکتیں بلکہ اتحاد کے لئے ماضی کی روایات پر بھی حصر کیا جاتا ہے اور پُرانی باتوں کو تاریخوں سے نکال نکال کر کہا جاتا ہے کہ ہم ایک ہیں اس لئے ہمیں دشمن کے مقابلہ میں متحد ہو جانا چاہئے.......... اگر ایک قوم اپنے آپ کو الگ قرار دے دے اور دوسری الگ تو اتحاد کس طرح ہوسکتا ہے۔ عرب کے متعصّب عیسائی پادریوں نے جب دیکھا کہ اتحاد کی کوششیں ہورہی ہیں تو انہوں نے اس سے ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہا اور انہوں نے یہ کوششیں شروع کردیں کہ عرب چاہے متحد ہو جائے لیکن عیسائیت کو غلبہ حاصل ہو جائے۔ چنانچہ میں نے اِسی قسم کے متعدد پادریوں کی بعض کتابیں پڑھی ہیں جن میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کے کوشش کی ہے کہ عربی زبان اصل میں اریمک یعنی آرامی زبان ہے اور اسی زبان کی مدد سے عربی زبان نے ترقی اور ارتقاء حاصل کیا ہے۔ ان عیسائی مصنفین نے عربی الفاظ اریمک زبان کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی ہے مثلاً اِستِفْعال کا لفظ ہے، انہوں نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اســـت اریـــمک لفظ ہے اور اسی سے عربوں نے استفعال بنالیا ہے یا ان اریمک لفظ ہے اور اسی سے عربوں نے اِنفعال بنالیا ہے حالانکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس موضوع پر بحث فرمائی ہے حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان اپنے اندر بہت بڑا فلسفہ رکھتی ہے اور یہ فلسفہ کسی اور زبان میں نہیں پایا جاتا۔ مثلاً دوسری زبانوں میں الفاظ زبان کی اصل ہیں لیکن عربی زبان میں الفاظ نہیں بلکہ حروف زبان کی اصل ہیں۔ شـــرب عربی زبان میں پینے کو کہتے ہیں مگر یہ معنی شـــرب کے نہیں بلکہ ش ر ب کے ہیں چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ش ر ب کسی ترتیب سے عربی میں آجاویں ان کے مرکزی معنی قائم رہیں گے خواہ ش ر ب ہو، خواہ ش ب ر ہو، خواہ ر ب ش ہو۔ غرض ہر حالت میں مرکزی معنی قائم رہیں گے گویا عربی زبان میں حروف، ترتیب حروف اور حرکاتِ حروف کے مجموعہ سے لفظ کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ قاعدہ ایسا ہے کہ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے جب قدیم ترین زبانوں کو دیکھا جائے تو قاعدہ ابدال کے مطابق تغیرات کے ساتھ ہزاروں ایسے الفاظ ان میں پائے جاتے ہیں جو اصل میں عربی ہیں اور چونکہ ان لفظوں کو نکال کر وہ زبانیں بالکل بے کار ہو جاتی ہیں اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ وہ زبانیں مستقل نہیں بلکہ عربی سے ہی متغیر ہو کر بنی ہیں لیکن انہوں نے اریمک زبان کو عربی زبان پر فضیلت دینے کے لئے یہ کہہ دیا کہ عربی زبان نقل ہے اریمک زبان کی، جو درحقیقت یہودیوں کی زبان تھی۔ دوسری تدبیر انہوں نے یہ کی کہ یہ کہنا شروع کردیا کہ عرب کے مشہور اور اعلیٰ درجہ کے تمام شعراء عیسائی تھے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں انہوں نے قیس اور اخطل اور دوسرے شعراء کے نام پیش کردیئے اور کہا کہ عرب کے اعلیٰ درجہ کے شاعر سب عیسائی تھے اور انہوں نے ہی عربی زبان کو معراجِ کمال تک پہنچایا ہے۔ گویا اس وجہ سے کہ مسلمان چاہتے تھے ہم ترکوں کے مقابلہ میں متحد ہو جائیں عیسائی پادریوں نے جو سخت متعصّب تھے سمجھا کہ اس سے زیادہ اچھا موقع عیسائیت کے غلبہ کا اور کوئی ہاتھ نہ آئے گا اور یہ ایسا وقت ہے کہ ہم جو کچھ بھی کہیں گے مسلمان قبول کرتے جائیں گے اور ہماری کسی بات کی تردید نہیں کریں گے۔ اُس وقت حالت بالکل ایسی ہی تھی کہ اگر مسلمان عیسائیوں کی ان باتوں کی تردید کرتے اور کہتے کہ شعراء تمہارے نہیں بلکہ ہمارے اچھے ہیں تو آپس میں اُلجھ کر رہ جاتے اس لئے مسلمانوں نے اِسی میں اپنی بھلائی سمجھی کہ ان کی کسی بات کی نفی نہ کی جائے تاکہ یہ ہم سے خوش ہو جائیں۔ پس مسلمانوں کی اِس مجبوری سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے متعصب عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں بے حد مبالغہ سے کام لیا اور یہ ثابت کرنا چاہا کہ عربی لغت اریمک کی ممنونِ احسان ہے اور عربی زبان میں جس قدر ترقی ہوئی ہے وہ عیسائی شعراء کے ذریعہ ہوئی ہے۔...... باقی رہا اصل سوال تو وہ یہ ہے کہ اگر اسلام سے پیشتر بھی عربوں کے اندر خوبیاں پائی جاتی تھیں تو اسلام کی فوقیت اور اُس کا مَـابِـهِ الْاِمتیاز طُـرّہ کیا ہوا؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ کسی قوم کے اندر بعض خوبیاں چاہے وہ قومی ہوں یا انفرادی پایا جانا اور بات ہے اور ایک ایسی خوبی اس کے اندر ہونا جو اُسے تمام دنیا کا اُستاد بنا دے اور بات ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ عربوں کے اندر پہلے کوئی خوبی نہ تھی اور نہ ہی ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا یہ مفہوم ہے کہ اسلام سے پہلے عربوں میں کوئی خوبی نہ تھی‘‘۔

......اس کے بعد حضورؓ نے مختلف واقعات کی روشنی میں مفصل طور پر اس مضمون پر روشنی ڈالی اور آخر پر فرمایا:

عربوں نے اس طرح اسلام کو قبول کیا اور پھر ساری دنیا میں پھیلایا کہ دنیا حیران رہ گئی اور وہ ایک قلیل عرصہ میں دنیا کے معتد بہ حصہ پر اسلام پھیلانے کا موجب ہوئے۔ پس عربوں کا بِالقوہ نیکی کا انکار کوئی اندھا ہی کرے تو کرسکتا ہے لیکن عقل اور دماغ رکھنے والا انسان کبھی اس حقیقت کا انکار نہیں کرسکتا کہ عربوں کے اندر جو بِالقوہ نیکی موجود تھی وہ اور کسی قوم کے اندر نہ تھی۔

(الفضل 3، 5، 7، 8، 9، 12/ستمبر 1961ء)

ربوہ کوترا مرکز توحید بنا کر......

ربوہ کے افتتاح کے موقعہ پر 20/ستمبر 1948ء کو حضرت مصلح موعود نے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں دعاؤں اور دیگر اہم امور کے علاوہ جماعت احمدیہ کو عالمی وحدت کا پلیٹ فارم قرار دیا جس میں عربوں کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ ذیل میں اس حصہ کو پیش کیا جاتا ہے۔

’’جب تک احمدیت دنیا میں غالب نہیں آجاتی۔ اسلام غلبہ نہیں پاسکتا۔ اور یہ اتنی موٹی بات ہے کہ میں حیران ہوں مسلمان اسے کیوں نہیں سمجھتے اور کیوں وہ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ باوجود الفت رسول ﷺ کے وہ دنیا میں کیوں ذلیل ہو رہے ہیں۔ سیدھی بات ہے مسلمان اس وقت پچاس کروڑ ہیں اور احمدی پانچ لاکھ مگر چار پانچ لاکھ احمدی جتنی اسلام کی خدمت کر رہا ہے جس قدر اسلام کی تبلیغ کر رہا ہے اور جس قدر اشاعت اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہا ہے اتنی پچاس کروڑ مسلمان نہیں کر رہا۔

جماعت احمدیہ یمن (Yamin) کے کچھ احمدی احباب

اس وقت دنیا کے گوشہ گوشہ میں احمدی مبلغ پھیلے ہوئے ہیں اور وہ عیسائیت کا مقابلہ کر رہے ہیں اور مقابلہ بھی معمولی نہیں بلکہ بڑی بڑی عیسائی طاقتوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ ان کا مقابلہ مؤثر ہے۔...... یہ طاقت ہم میں کہاں سے آئی ہے؟ اور یہ جوش ہم میں کیوں پیدا ہوا؟ اسی لئے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہم میں ایک آگ پیدا کردی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ پھر دوبارہ اسلام کو دنیا میں غالب کردیں۔ پس مسلمان احمدیت کا جتنا بھی مقابلہ کرتے ہیں وہ اسلام کے غلبہ میں اتنی ہی روکیں پیدا کرتے ہیں اور جتنی جلدی وہ احمدیت میں شامل ہو جائیں گے اتنی جلدی ہی اسلام دنیا میں غالب آجائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جس قدر تحریکیں دنیا میں جاری ہیں وہ ساری کی ساری دنیوی ہیں صرف ایک تحریک مسلمانوں کی مذہبی تحریک ہے اور وہ احمدیت ہے۔ پاکستان خواہ کتنا بھی مضبوط ہو جائے کیا عراقی کہیں گے کہ ہم پاکستانی ہیں۔ کیا شامی کہیں گے کہ ہم پاکستانی ہیں۔ کیا لبنانی کہیں گے کہ ہم پاکستانی ہیں۔ کیا حجازی کہیں گے کہ ہم پاکستانی ہیں۔ شامی تو اس بات کے لئے بھی تیار نہیں کہ وہ لبنانی یا حجازی کہلائیں حالانکہ وہ ان کے ہم قوم ہیں۔ پھر لبنانی اور حجازی اور عراقی اور شامی پاکستانی کہلانا کب برداشت کرسکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ فوراً تو اتحاد کرسکتے ہیں مگر وہ ایک پارٹی اور ایک جماعت نہیں کہلا سکتے۔ صرف ایک تحریک احمدیت ہی ایسی ہے جس میں سارے کے سارے شامل ہوسکتے ہیں عراقی بھی اس میں شامل ہو کر کہہ سکتا ہے کہ میں احمدی ہوں۔ عربی بھی اس میں شامل ہو کر کہہ سکتا ہے کہ میں احمدی ہوں۔ حجازی بھی اس میں شامل ہو کر کہہ سکتا ہے کہ میں احمدی ہوں اور عملاً ایسا ہو رہا ہے۔ وہ عربی ہونے کے باوجود اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہم احمدیت میں شامل ہیں جس کا مرکز پاکستان میں ہے اور اس طرح وہ ایک رنگ میں پاکستان کی ماتحتی قبول کرتے ہیں مگر یہ ماتحتی احمدیت میں شامل ہو کر ہی کی جاسکتی ہے اس کے بغیر نہیں۔ چنانچہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ عربی جو اس غرور میں رہتا ہے کہ میں اس ملک کا رہنے والا ہوں جس میں محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے میرا مقابلہ کوئی اور شخص کہاں کرسکتا ہے وہ احمدیت میں شامل ہو کر برعظیم ہندو پاکستان کا بھی ادب و احترام کرتا ہے اور یہاں مقدس مقامات کی زیارتوں کے لئے بھی آتا ہے۔ غرض ایک ہی چیز ہے جس کے ذریعہ دنیائے اسلام پھر متحد ہوسکتی ہے اور جس کے ذریعہ دوسری دنیا پر کامیابی اور فتح حاصل ہوسکتی ہے اور وہ احمدیت ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 436-437)

یمن میں عدن مشن کا قیام

جماعت احمدیہ عدن اگرچہ 1936ء سے قائم ہے مگر اس کے اکثر ممبر بیرونی تھے۔ باقاعدہ طور پر اس مشن کا قیام ماہ اگست 1946ء میں ہوا۔

عدن مشن کے قیام کا پس منظر

اس مشن کے قیام کا پس منظر یہ ہے کہ یہاں کچھ عرصہ سے پانچ نہایت مخلص احمدی ڈاکٹر قومی اور ملی خدمات بجالا رہے تھے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ ڈاکٹر فیروزالدین صاحب، ڈاکٹر محمد احمد صاحب، ڈاکٹر محمد خان صاحب، ڈاکٹر صاحبزادہ محمد ہاشم خان صاحب اور ڈاکٹر عزیز بشیری صاحب۔ ڈاکٹر فیروزالدین صاحب جو اس زمانے میں جماعت عدن کے پریذیڈنٹ تھے عدن سے قادیان آئے تو انہیں ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے اپنے خط مؤرخہ 23۔ جنوری 1946ء اور تار مؤرخہ 23۔ جنوری 1946ء میں عدن مشن کھلوانے کی تحریک کی نیز لکھا کہ میں مبلغ کے لئے اپنا مکان چھ ماہ تک دینے کے لئے تیار ہوں۔ اس عرصہ میں دارالتبلیغ کے لئے کسی اور مکان کا انتظام ہو سکے گا۔ ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے اس کے ساتھ ہی پانچ سو روپیہ اخراجات سفر کے لئے بھجوادیئے اور ڈاکٹر عزیز بشیری صاحب نے اتنی ہی رقم کا وعدہ اخراجات قیام کے طور پر کیا۔ چنانچہ ڈاکٹر فیروزالدین صاحب جماعت عدن کی نمائندگی میں حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ڈاکٹر محمد احمد صاحب کا خط اور تار پیش کیا۔ اور درخواست کی کہ کوئی موزوں مبلغ عدن کے لئے تجویز فرمایا جائے۔ ہم پانچوں ڈاکٹر دارالتبلیغ کا بار اٹھانے میں مدد کریں گے۔ اس پر حضرت مصلح موعود نے جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل نوجوان مولوی غلام احمد صاحب مبشر کو اس خدمت کے لئے نامزد فرمایا۔

مبشرِ اسلامی کا عدن میں ورود

مولوی غلام احمد صاحب مبشر 4/اگست 1946ء کو قادیان سے روانہ ہو کر تیسرے دن 6/اگست کو بمبئی پہنچے جہاں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اور دوسرے احباب جماعت نے ان کا استقبال کیا۔ بعد ازاں 9/اگست کو جہاز میں سوار ہوئے اور 19/اگست بروز سوموار عدن پہنچے۔ بندرگاہ پر ڈاکٹر فیروزالدین صاحب اور ڈاکٹر محمد احمد صاحب آپ کو لینے کے لئے پہلے سے موجود تھے۔

ابتدائی تبلیغی سرگرمیاں

مولوی غلام احمد صاحب مبشر حسب فیصلہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ اور جلد ہی ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور ڈاکٹر فیروز الدین صاحب اور ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے ساتھ وفد کی صورت میں عدن سے دس میل کے فاصلہ پر واقع شیخ عثمان تشریف لے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عربی تصانیف مثلاً الاستفتاء، الخطاب الجلیل، التبلیغ اور سیرۃ الابدال وغیرہ مختلف اشخاص کو پڑھنے کے لئے دیں۔ اور زبانی بھی پیغام حق پہنچایا۔ علاوہ ازیں عدن میں عربوں، عیسائیوں اور یہودیوں میں التبلیغ، سیرۃ الابدال، نظام نو (انگریزی)، اسلام اور دیگر مذاہب، میں کیوں اسلام کو

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ پس ہمیں صدق کے نمونے دکھانے کی ضرورت ہے

جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپ اُس فوج میں داخل ہوئے ہیں جو اِس زمانے کے امام نے بنائی۔ اس لئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ثبات قدم اور استقامت مانگتے ہوئے ہمیشہ اور ہر وقت صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکیں۔ آخری فتح انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہی ہے

ہماری فتح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے ظاہری اسباب سے نہیں ہونی بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والا بنانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے نفس کا جہاد بھی بہت ضروری ہے۔

آج دنیا میں پاکستان کا تصور ظلم و بربریت کے ایک خوفناک نمونہ کے طور پر ابھر رہا ہے

آج اگر اس ملک کو کوئی بچا سکتا ہے تو اس فسق و فجور اور فساد اور ظلم کے سمندر میں صرف ایک کشتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیار کی ہے اور جس پر آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سوار ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 6/مارچ 2009ء بمطابق 6/امان1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف مواقع پر جماعت کو جو نصائح فرمائیں، جن میں جماعت کے قیام کی غرض کے بارہ میں بھی بتایا اور افراد جماعت کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی اور پھر ان ذمہ داریوں کے پورا کرنے اور اس غرض کے حصول کی کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے وعدہ کیا ہے اور من حیث الجماعت بھی اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو کہاں تک پہنچانا ہے اس بارہ میں بھی آپ نے بتایا۔ اس حوالہ سے مَیں اس وقت چند باتیں آپ کے سامنے پیش کروں گا تا کہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا بھی احساس رہے اور اس کی جگالی کرتے ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والے بھی بن سکیں اور ان فضلوں کے وارث بن سکیں جو جماعت سے وابستہ رہ کر ہمیں ملیں گے۔

سلسلہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے“۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 16 ۔جدید ایڈیشن)

آپؑ فرماتے ہیں: ”مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے“۔

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس سلسلہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم میں سے بعض کو ان کے بزرگوں کی نیکیوں کی وجہ سے اس سلسلہ کو شناخت کرنے کی توفیق عطا ہوئی اور ہم احمدی خاندانوں میں پیدا ہوئے اور بعض کو خود اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ وہ بیعت کر کے سلسلے میں داخل ہوئے اور یہ سلسلہ آج تک جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا تا کہ ہم اس گروہ خاص میں شامل ہو جائیں جس نے شیطان کے خلاف اسلام کی آخری جنگ لڑ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بننا ہے۔ اس وجہ سے ہم میں سے بعض کو بعض ممالک میں سختیوں اور ابتلاؤں سے بھی گزرنا پڑ رہا ہے کہ ہم نے اس زمانہ کے امام کو مانا ہے۔ لیکن ایک عظیم مقصد اور غرض کے حصول کے لئے ہماری قربانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو بے شمار تحریرات میں ہمیں ہمیشہ ان امتحانوں اور ابتلاؤں سے آگاہ فرماتے رہے جو آج بھی موجود ہیں کہ ابتلاء آئیں گے، تمہیں آزمایا جائے گا اور پھر اس کے نتیجہ میں خوشخبریاں بھی دیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”اس وقت میرے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔ وہ دیکھے گا کہ بعض اوقات اس کو برادری سے الگ ہونا پڑے گا۔ اس کے دنیاوی

کاروبار میں روک ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔اس کو گالیاں سننی پڑیں گی۔لعنتیں سنے گا۔مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں ملے گا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 16۔جدید ایڈیشن)

آج اس زمانہ میں بھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو جو آپؑ نے فرمائے بعض ملکوں میں بعینہٖ اسی طرح پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔اور آج بھی جو احمدی قربانیاں کررہے ہیں وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا اجر پانے والے ہیں۔ان دنوں میں پاکستان میں اور پاکستان کے بعد ہندوستان میں بھی خاص طور پر غیر احمدیوں نے نومبائعین کے ساتھ انتہائی ظلم کا سلوک روا رکھا ہوا ہے۔پاکستان میں بھی نئی حکومت کے بعد احمدیوں پر ہر قسم کی ظلم و زیادتی کو کارِ ثواب سمجھا جاتا ہے۔مولویوں کو حکومت نے کھلی چھٹی دے رکھی ہے اور ان لوگوں کے عزائم اور منصوبے انتہائی خوفناک اور خطرناک ہیں۔ایک تو ملک میں ویسے بھی قانون نہیں ہے۔آج کل لاقانونیت کا دَور دَورہ ہے اور پھر احمدیوں کے لئے تو رہا سہا قانون بھی کسی قسم کی مدد کرنے کے قابل نہیں ہے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جب بھی یہ لوگ جماعت کے خلاف کوئی بڑا منصوبہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو خداتعالیٰ ان کے مکر ان پر الٹا دیتا ہے اور ان کو اپنی پڑ جاتی ہے۔گزشتہ چند سالوں سے ہم یہی دیکھ رہے ہیں اور ان دنوں میں بھی بظاہر یہی نظر آتا تھا کہ ایک منصوبہ جماعت کے خلاف بنانے کی کوشش کی جاری ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود ملک میں ایسی افراتفری پیدا کردی کہ ان کو اپنی پڑ گئی۔

پس جہاں جہاں بھی احمدی ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپ اس فوج میں داخل ہوئے ہیں جو اس زمانے کے امام نے بنائی۔اس لئے اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے ثباتِ قدم اور استقامت مانگتے ہوئے ہمیشہ اور ہر وقت صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کریں۔اللہ تعالیٰ کے آگے مزید جھکیں۔آخری فتح انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہی ہے۔جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ ان شیطانی اور طاغوتی قوتوں کو شکست دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم فرمایا ہے۔لیکن ایک بات ہمیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ بیرونی شیطان کو شکست دینے کے لئے جو اندرونی شیطان ہے اس کو بھی زیر کرنا ہوگا۔کیونکہ ہماری فتح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑنے کی وجہ سے ظاہری اسباب سے نہیں ہونی بلکہ دعاؤں سے ہونی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے اپنے آپ کو خداتعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے والا بنانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے نفس کا جہاد بھی بہت ضروری ہے۔

اس بارہ میں ہمیں نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اغراضِ نفسانی شرک ہوتے ہیں۔وہ قلب پر حجاب لاتے ہیں۔اگر انسان نے بیعت بھی کی ہوئی ہو تو پھر بھی اس کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوتے ہیں''۔یعنی نفسانی غرضیں جو ہیں وہ شرک ہیں اور باوجود اس کے کہ بیعت کی ہوئی ہے دلوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔انسان سوچ سمجھ کے بیعت کرتا ہے۔بعض پرانے احمدی ہیں لیکن پھر بھی بعض ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو ٹھوکر کا باعث بن جاتی ہیں۔فرمایا ''ہمارا سلسلہ تو یہ ہے کہ انسان نفسانیت کو ترک کرکے خالص توحید پر قدم مارے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 286 حاشیہ۔جدید ایڈیشن)

پس ایک احمدی کا فرض ہے کہ تمام قسم کی نفسانی اغراض سے اپنے دلوں کو پاک کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام میں لگ جائے۔آپؑ نے فرمایا کہ بیعت کرنے کے باوجود بعض لوگ ٹھوکر کھا جاتے ہیں صرف اس لئے کہ اس غرض کو نہیں سمجھتے جس کے لئے وہ بیعت میں شامل ہوئے ہیں اور وہ غرض یہی ہے کہ مکمل طور پر اپنے آپ کو خداتعالیٰ کے سپرد کردینا اور اپنے دل کو ہر قسم کے شرک سے پاک کرنا۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے اس غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 83۔جدید ایڈیشن)

پس آج کل جبکہ دنیا کی بے حیائیاں عروج پر ہیں۔نہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے اور نہ ہی حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ ہے۔فتنہ و فساد ہر جگہ پھیلا ہوا ہے۔مسلمان، مسلمان کی گردن خدا کے نام پر کاٹ رہا ہے، مذہب کے نام پر کاٹ رہا ہے۔ایک طرف سے یہ نعرہ لگایا جاتا ہے کہ اسلام کے نام پر جو مملکت ہم نے حاصل کی ہے وہاں خداتعالیٰ کے دین کی حکومت قائم کی جائے گی اور دوسری طرف مذہب کے نام پر، اپنی ذاتی اغراض کی خاطر، کلمہ گوؤں کے خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے۔اور آج دنیا میں پاکستان کا تصور ظلم و بربریت کے ایک خوفناک نمونہ کے طور پر ابھر رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر بھی رحم کرے جس کی خاطر جماعت نے بہت قربانیاں دی ہوئی ہیں۔اس بات کو ہر پاکستانی احمدی کو یاد رکھنا چاہئے۔

پس آج اگر اس ملک کو کوئی بچا سکتا ہے تو اس فسق و فجور اور فساد اور ظلم کے سمندر میں صرف ایک کشتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیار کی ہے اور جس پر آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم سوار ہیں۔

پس ایک خاص کوشش کے ساتھ اپنے آپ کو بھی ہمیں اس کا اہل بنانے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنے ہم قوموں کے لئے خاص دعا کی ضرورت ہے کہ وہ عقل سے کام لیں اور اپنے نام نہاد راہنماؤں کے پیچھے چل کر اپنی زندگیوں اور ملک کی زندگیوں کو داؤ پر نہ لگائیں۔

بہرحال یہ دو بڑی اور اہم ذمہ داریاں ہیں جو ایک احمدی پر عائد ہوتی ہیں اور خاص طور پر پاکستانی احمدی پر کیونکہ وہاں کے حالات خراب ہیں۔اور دنیا میں جہاں جہاں بھی حالات خراب ہیں، عموماً اب تو یہی نظر آتا ہے، احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔وہ احمدی جن کو اللہ تعالیٰ نے آسودہ حال بنایا ہوا ہے بعض اوقات اپنے احمدی ہونے کے مقصد کو بھول جاتے ہیں۔دنیاوی کاموں میں ضرورت سے زیادہ پڑ جاتے ہیں۔کئی شکایات آتی ہیں۔جماعتی روایات اور اسلامی تعلیمات کا خیال نہیں رکھا جاتا۔توحید کے قیام کے لئے جو سب سے اہم کام ہے اور جو انسان کا مقصد پیدائش ہے یعنی عبادت کرنا اور نمازوں کی حفاظت کرنا اس کی طرف پوری توجہ نہیں دی جاتی۔پس بڑا خوف کا مقام ہے کہ ہمارے میں سے کسی ایک کی بھی کمزوری اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مصداق نہ بنادے کہ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ (ھود:47) کہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ (ھود:47) کہ یقیناً اس کے عمل غیر صالح ہیں۔اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے، کبھی کسی بیعت میں شامل ہونے والے کا مقام خداتعالیٰ کی نظر میں ایسا ہو۔اس بات سے، خوف سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جانے چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں وہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی نظر میں صالح ہوں۔ہم اپنے زعم میں اپنے آپ کو، اپنے خود ساختہ نیکیوں کے معیار پر پرکھنے والے نہ ہوں۔بلکہ وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں جو اس زمانہ کے امام نے اپنی جماعت سے توقع رکھتے ہوئے ہمیں بتائے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''جب تک ہماری جماعت تقویٰ اختیار نہ کرے نجات نہیں پا سکتی''۔فرمایا کہ ''خداتعالیٰ اپنی حفاظت میں نہ لے گا''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 330۔جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ فرماتے ہیں ''خداتعالیٰ نے اگرچہ جماعت کو وعدہ دیا ہے کہ وہ اسے اس بلا'' (یہ طاعون کا ذکر ہے) ''سے محفوظ رکھے گا۔مگر اس میں بھی شرط لگی ہوئی ہے کہ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (الانعام:83) کہ جو لوگ اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملاویں گے وہ امن میں رہیں گے''۔اس زمانے میں بھی بہت سی بلائیں منہ پھاڑے کھڑی ہیں۔قدم قدم پر کھڑی ہیں، ان سے بچنے کے لئے بھی یہی اصول ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔

فرمایا ''پھر دار کی نسبت وعدہ دیا تو اس میں بھی شرط رکھ دی کہ اِلَّا الَّذِيْنَ عَلَوْا مِنْ اِسْتِكْبَارٍ۔اس میں عَلَوْا کے لفظ سے مراد یہ ہے کہ جس قسم کی اطاعت انکساری کے ساتھ چاہئے وہ بجا نہ لاوے۔جب تک انسان حسن نیتی جس کو حقیقی سجدہ کہتے ہیں، بجا نہ لاوے تب تک وہ دار میں نہیں ہے اور مومن ہونے کا دعویٰ بے فائدہ ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 453۔جدید ایڈیشن)

پس فرمایا کہ حقیقی اطاعت اور انکساری جو ہے جب تک وہ نہیں بجا لاؤ گے، یہ سب دعوے جو ہیں غلط ہیں کہ ہم مومن ہیں، ہم نے بیعت کی ہے۔

پس یہ معیار ہیں جن کی ہم سے توقع رکھی جارہی ہے۔پس تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی کوشش اور اطاعت اور انکساری کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش ہے جو ایک احمدی کو کرنی چاہئے اور یہی چیز ہے جو ایک احمدی کی اُس راستہ کی طرف راہنمائی کرے گی جو ان منزلوں کی طرف لے جاتا ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشاندہی فرمائی ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے۔نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے''۔(ملفوظات جلد سوم صفحہ 458۔جدید ایڈیشن)

جو دکھاوے کی باتیں ہیں، فضول باتیں ہیں، بیہودہ باتیں ہیں، وہ انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔پس ہمیں چاہئے کہ ہم ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہیں اور پھر ہمارے سامنے جو جائزے آئیں، جو اپنی حالت نظر آئے اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔ہر ایک کا اپنا نفس اس کو اصلاح کی طرف مائل کرنے والا ہونا چاہئے۔خود اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اصلاح کی کوشش تبھی کامیاب ہو سکتی

ہے جب کسی قسم کی ضد نہ ہو۔ جب یہ احساس ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر میری زندگی کا ایک خاص مقصد ہے اور وہ اپنی زندگی کا پاک نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کرنا اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ اور یہی بات اپنے نفس کی اصلاح کے ساتھ دوسروں کو احمدیت اور حقیقی اسلام سے متعارف کروانے اور ان کی راہنمائی کرنے کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے اور بنتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق، عادات، استقامت، پابندی احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 518۔ جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ نے ایک موقع پر فرمایا:

"خدا تعالیٰ اس وقت صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ پس ہمیں صدق کے نمونے دکھانے کی ضرورت ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 402۔ جدید ایڈیشن)

اور صدق کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"جب عام طور پر انسان راستی اور راستبازی سے محبت کرتا ہے اور صدق کو شعار بنا لیتا ہے تو وہی راستی اس عظیم الشان صدق کو کھینچ لاتی ہے جو خدا تعالیٰ کو دکھا دیتی ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 243۔ جدید ایڈیشن)

اور جب انسان خدا تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے تو اس کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی معرفت بھی نصیب ہو جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی معرفت ملتی ہے تو پھر اس کی کامل اطاعت کی طرف ہمیشہ نظر رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا حقیقی عرفان ملتا ہے۔ ہر قسم کے شرک سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ ہونے کا صحیح علم حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر و حوصلے سے ہر قسم کے ابتلاؤں اور تکلیفوں کو برداشت کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل پیدا ہوتا ہے۔ تمام قسم کے اعلیٰ اخلاق بجالانے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ غرض کہ صدق کے اعلیٰ نمونے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ہر وقت، ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد سے راہنمائی کرتے ہیں۔

پس یہ خلاصۃً اس جماعت کی غرض اور مقصد ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ صادقوں کی جماعت تیار کر رہا ہے۔ اگر ہم اس معیار کو سامنے رکھ کر اپنے جائزے لیں تو ایک خوف کی صورت نظر آتی ہے۔ پس ایسی صورت میں پھر ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف لوٹتے ہوئے اس کے حضور جھکنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے کہ ان راستوں پہ چلنا بھی اس کے فضل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شامل حال نہ ہو تو جتنی بھی ہم کوشش کر لیں کچھ نہیں ہو سکتا۔

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ان افراد میں شامل ہو جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور ان لوگوں میں شامل ہو جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس فسق و فجور کی آگ سے ایک جماعت کو بچائے اور مخلص اور متقی گروہ میں شامل کرے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ538۔ جدید ایڈیشن)

اور یہ متقی گروہ کون سا ہے؟ اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ: "جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 320۔ جدید ایڈیشن)

بیعت کے موافق کا مطلب یہ ہے کہ بیعت کی جو شرائط ہیں ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اُس متقی گروہ میں شامل ہو جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اس حقیقت کو سمجھنے والا ہو جس کا آپ نے اظہار فرمایا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم کبھی اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل اور اناؤں کی خاطر اللہ تعالیٰ کے احکامات سے صرف نظر کرنے والے نہ ہوں۔ دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہوں تا کہ ہماری نسلیں بھی ان راستوں پر چلتے ہوئے ہمارے لئے دعائیں کرنے والی ہوں۔ اور جو ہمارے ذریعہ سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کریں وہ بھی اپنے ان محسنوں کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں جنہوں نے انہیں احمدیت سے متعارف کروایا اور جن کی وجہ سے وہ احمدیت میں شامل ہوئے۔ جماعت نے تو انشاء اللہ تعالیٰ پھیلنا ہے اور پھلنا ہے۔ ہم گزشتہ 100 سال سے زائد عرصہ سے یہی دیکھتے آ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھا ہوا ہے اور جماعت میں ہر سال لاکھوں سعید روحوں کو شامل کرتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نئے شامل ہونے والوں کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے اور احسان مند اور شکر گزار بنائے۔ جوں جوں جماعت کی تعداد اور مضبوطی بڑھ رہی ہے، حسد کی آگ بھی اسی طرح بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اس کا مَیں پہلے بھی کئی دفعہ، کئی موقعوں پر اظہار کر چکا ہوں۔ مخالفین ہمیشہ جماعت کے بارہ میں یہی سوچ رکھتے ہیں اور ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ جماعت تباہ ہو۔ اور یہی سوچ سکتے تھے اور انتظار میں ہوتے تھے کہ دیکھیں جماعت اب تباہ ہوئی کہ اب تباہ ہوئی۔ اور وہ یہی شور ہمیشہ مچاتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل ہمیشہ بڑھتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ اب بھی ہماری پردہ پوشی فرماتے ہوئے اپنا فضل فرما رہا ہے اور ہمیشہ فرماتا رہے اور دشمن کا ہر وار ناکام و نامراد ہوتا رہے۔ جماعت کی یہ سب کامیابیاں جو ہمیں نظر آتی ہیں اور دشمن کو بھی اب نظر آ رہی ہیں یہ اس لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے اور اس وعدہ کی وجہ سے آپؑ نے ہمیشہ جماعت کو تسلی دلائی ہے۔

آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے متبعین پر ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ عروج ہی عروج ہو گا لیکن یہ خبر نہیں کہ ہمارے دور میں ہو یا ہمارے بعد ہو۔ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو یہ بات ابھی پوری ہونے والی ہے"۔ فرمایا "یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ اوّل گروہ غرباء کو اپنے لئے منتخب کیا کرتا ہے اور پھر انہیں کامیابی اور عروج حاصل ہوا کرتا ہے.......... ہمیں اس امر سے ہرگز تعجب نہیں کہ ہمارے متبعین امیر نہ ہوں گے۔ امیر تو یہ ضرور ہوں گے لیکن افسوس تو اس بات سے آتا ہے کہ اگر یہ دولت مند ہو گئے تو پھر انہی لوگوں کے ہمرنگ ہو کر دنیا سے غافل ہو جائیں اور دنیا کو مقدم کر لیں"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 489۔ جدید ایڈیشن)

پس یہ ہیں اصل فقرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ عروج تو جماعت کو حاصل ہونا ہے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن اس عروج کی حالت میں پھر دنیا کو کہیں دین پر مقدم نہ کر لیں اور اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت سے متعلق جو خواہشات اور توقعات ہیں ان پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر اس برائی سے بچا کر رکھے جس کے بارہ میں آپؑ نے فکر کا اظہار کیا ہے اور اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ آپؑ کی دعاؤں کے وارث بنتے رہیں۔

☾ ☾ ☾ ☾ ☾

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

مانتا ہوں، وغیرہ کتب اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ احمدی ڈاکٹروں نے ابتداء ہی سے یہ خاص اہتمام کیا کہ وہ اولین فرصت میں اپنے حلقہ اثر کے دوستوں کو مبشر اسلامی سے متعارف کرائیں۔ اس غرض کے لئے انہوں نے بعض خاص تقریبات بھی منعقد کیں۔ جن میں عدن کے باشندوں خصوصا نوجوانوں کو مدعو کیا۔ خود مولوی صاحب بھی اشاعت حق کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی مولوی صاحب کی پُرجوش تبلیغ میں ایسی برکت ڈالی کہ پہلے مہینہ میں ہی ایک دوست احمد علی صاحب جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئے تھے اور شیخ عثمان کے نواحی علاقہ کے باشندے اور عدن کے رہنے والے تھے حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔ حضرت مصلح موعود نے ان کی بیعت قبول فرمائی اور مولوی غلام احمد صاحب کو ارشاد فرمایا "تبلیغ پر خاص زور دیں"۔ اس پر مولوی صاحب نے عدن، شیخ عثمان اور تواہی میں باقاعدہ پروگرام کے مطابق انفرادی ملاقاتوں اور تقسیم لٹریچر کے ذریعہ سے زور شور سے تبلیغ شروع کر دی۔ ان مقامات کا انتخاب اس لئے کیا گیا تھا کہ ان میں احمدی ڈاکٹر قیام پذیر تھے۔ چنانچہ عدن میں ڈاکٹر فیروز الدین صاحب اور ڈاکٹر محمد احمد صاحب، شیخ عثمان میں ڈاکٹر محمد خان صاحب اور تواہی میں ڈاکٹر کیپٹن عزیز بشیری صاحب رہتے تھے۔ مولوی صاحب موصوف ہفتے میں دو دو دن شیخ عثمان اور تواہی میں اور تین دن عدن میں تبلیغی فرائض سرانجام دیتے تھے اور جمعہ بھی یہیں پڑھاتے تھے۔ چنانچہ آپ نے عربی کتب میں سے سیرۃ الابدال، اعجاز المسیح، التبلیغ، الاستفتاء۔ اردو میں احمدی اور غیر احمدی میں فرق، پیغام صلح اور انگریزی میں احمدیہ موومنٹ، پیغام صلح، اور تحفہ شہزادہ ویلز۔ بعض عربوں، ہندوستانیوں اور انگریزوں کو پڑھنے کے لئے دیں جس سے خصوصاً انگریزوں اور عیسائیوں میں اشتعال پھیل گیا اور انہوں نے حکام بالا تک رپورٹ کر دی۔

(باقی آئندہ)

✡✡✡✡✡

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ

(مینجر)

جماعت احمدیہ کیمرون (Cameroon) کی تاریخ کے

پہلے جلسہ سالانہ 2009ء کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: نسیم احمد بٹ۔ مبلغ سلسلہ نائیجیریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کیمرون کے پہلے جلسہ سالانہ خلافت جوبلی 2009ء کا بابرکت انعقاد مورخہ 23-24؍جنوری بمقام Mamfe ہوا۔

اس ملک میں خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں پہلی دفعہ احمدیت کا پودا لگا اور اسی دور میں کیمرون کی پہلی مسجد کی تعمیر ہوئی جو دومنزلہ ہے۔ حضور انورؒ نے اس کا نام ''بیت الھدیٰ'' عطا فرمایا تھا۔ اسی مسجد کے سامنے جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

خلافت جوبلی جلسہ سالانہ نائیجیریا بمقام حدیقہ احمد ابوجہ کے موقع پر کیمرون جماعت کے ایک صد سے زائد افراد نے شرکت کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے بعد جماعت کے احباب نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم بھی اس سال سے کیمرون میں جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا کریں گے۔ چنانچہ اس عزم کو پورا کرنے کی خاطر انہوں نے 23 اور 24 جنوری 2009ء کی تاریخ مقرر کی اور تیاری شروع کردی۔ اس سلسلہ میں دعوت نامے مختلف لوگوں کو پہنچائے گئے۔

حکومتی ذرائع سے اجازت لی گئی۔ لوکل گورنمنٹ کی اجازت کے بعد بیت الھدیٰ کے سامنے والی سڑک کو بند کردیا گیا تاکہ جلسہ کی کارروائی میں خلل نہ پڑے۔

22؍جنوری کو نائیجریا سے مکرم امیر صاحب نائیجیریا کے ہمراہ 25 افراد کا قافلہ جلسہ میں شمولیت کے لئے کیمرون پہنچا۔ اسی طرح ہمسایہ ممالک چاڈ (Chad) اور ایکوٹوریل گنی کے وفود نے بھی شرکت کی۔ چاڈ کا وفد 200 کلومیٹر سے زائد کا دشوار گزار سفر کرکے Mamfe پہنچا۔

23؍جنوری پہلا دن

23؍جنوری کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد ''آنحضرت ﷺ کے اسوہ کامل'' کے موضوع پر درس ہوا۔ بعدازاں تین بکروں کی قربانی کی گئی اور ناشتہ کے بعد رجسٹریشن کا کام شروع ہوا۔

نماز جمعہ مکرم امیر صاحب نائیجیریا ڈاکٹر ایم اے فاشولا صاحب نے پڑھائی جس میں قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں جہاد کی حقیقت بیان کی۔

پہلا اجلاس

چار بجے شام مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ پہلے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جس کے بعد عربی قصیدہ پڑھا گیا۔

افتتاحی خطاب میں مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کی اہمیت و برکات پر خطاب کیا۔ اس خطاب کا ہاؤسا زبان میں ترجمہ مکرم معلم صالح عمر صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم حافظ عبدالغنی صاحب نے کی جس کا عنوان ''جلسہ سالانہ کی اہمیت اور تاریخ'' تھا۔ جبکہ دوسری تقریر معلم عبدالہادی صاحب نے ''خلافت احمدیت اور اسلامی خدمات'' کے موضوع پر کی۔

پہلے دن Mamfe شہر کے پیراماؤنٹ چیف کے نمائندہ نے شرکت کی اور اپنے خطاب میں انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا۔

بعدازاں مختلف غیراز جماعت آئمہ نے جو دور دور کا سفر کرکے شامل ہوئے تھے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ کی کامیابی کی دعا کی۔

ان اماموں میں

1۔ مکرم الحاجی ابوبکر صاحب امام آف بویے (Bouea)

2۔ مکرم ابوبکر صاحب امام آف کمباہ (Combah)

3۔ مکرم عمر احمد صاحب امام آف دولا (Douala)

ان کے علاوہ امام آف Limbe اور چیف آف ٹیگو (tiego) کے علاوہ بعض اور ائمۃ المساجد نے بھی شرکت کی۔ سب نے اپنے تاثرات میں اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت کے ساتھ ہمارا پہلا رابطہ ہے اور ہمیں جماعت کی تعلیمات کا علم ہوا ہے۔ ہمارا یہاں آنے کا مقصد ہی جماعتی عقائد کا علم حاصل کرنا تھا۔ سب نے مسجد بیت الھدیٰ کی تعریف کی۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد سب احباب کو کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد مجلس سوال وجواب لگائی گئی جس میں نومبائعین اور غیراز جماعت اور عیسائی احباب کے سوالوں کے جوابات مکرم امیر صاحب نائیجیریا، مولوی عبدالواسع عابد صاحب، حافظ عبدالغنی صاحب اور استاد تمیمی صاحب نے دئے۔ یہ مجلس تین گھنٹے تک جاری رہی۔ دعا کے ساتھ یہ مجلس برخاست ہوئی۔

24؍جنوری دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم حافظ عبدالغنی صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد خاکسار نسیم احمد بٹ نے مالی قربانی کی اہمیت پر درس دیا۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے کی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ عبدالغنی صاحب نے کی۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' ترنم کے ساتھ معلم عبدالہادی صاحب نے پڑھی اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم معلم محمد ترمذی صاحب نے ''کیمرون میں جماعت احمدیہ کی تاریخ'' کے موضوع پر جبکہ دوسری تقریر مکرم عبدالخالق نیر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا نے کی جس کا عنوان ''خلافت۔ اتحاد بین المسلمین اور دنیوی امن'' تھا۔

اس اجلاس میں لارڈ میئر آف میمفے جناب اگبور میلرا گوڈرے (Mr. Agbor Muller Akodrrey) نے بھی شرکت کی۔ انہوں نے اپنے تاثرات میں کہا کہ مَیں مسلمانوں کے اسی محلّہ میں پیدا ہوا اور پڑھا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ یہاں مسلمانوں کا ایک بڑا پروگرام ہورہا ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں ہم سب جمع ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام سلامتی اور امن کا مذہب ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ یہ جلسہ بار بار ہمارے شہر میں ہو اور اس کا ہر لحاظ سے ہمارے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔

اختتامی خطاب سے قبل مکرم عیسیٰ احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کیمرون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصول ہونے والا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کا ہاؤسا زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ تمام احباب جماعت کیمرون بہت خوش تھے کہ پیارے آقا نے انہیں خصوصی پیغام بھجوایا ہے۔

مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے اپنے اختتامی خطاب میں تمام مہمانوں اور شامل ہونے والوں کا شکریہ ادا کیا اور قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے مسلمانوں کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی تلقین کی اور صبر اور دعا سے کام لینے کی تلقین کی۔ اور فرمایا کہ کامیابی پیار سے ہی ملتی ہے نفرت سے نہیں ملتی۔

اس جلسہ کے لئے لوکل ریڈیو، اخبارات نے انٹرویوز لئے۔ صحافیوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کے موقع پر ایک بکسٹال بھی لگایا گیا۔ کیمرون جماعت نے پہلی مرتبہ کیلنڈر بھی چھپوایا اور اس کے علاوہ صدسالہ خلافت جوبلی کے لوگوں پر مشتمل شرٹس اور پنسل وغیرہ بھی بنوائیں۔

اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے مقامی جماعت اور معلمین نے بہت محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس موقع پر کیمرون کے پہلے معلم مکرم صالح تابے صاحب کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے جو نومبر 2006ء میں وفات پاگئے تھے۔ انہوں نے 1999ء میں جامعہ احمدیہ الارو سے معلم کا کورس کیا تھا اور بڑی محنت سے جماعت کی خدمت کی تھی اور مسجد بیت الھدیٰ کی تعمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

مکرم امیر صاحب نائیجیریا کے اختتامی خطاب کے بعد مکرم عبدالخالق نیر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا نے دعا کروائی اور کیمرون کا پہلا جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔

قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کیمرون کو ترقیات سے نوازے اور تمام خدمت کرنے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ بینن (Benin) کے زیر اہتمام

تووے زون میں نومبائعین کے تربیتی جلسہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: ناصر احمد محمود طاہر۔ مبلغ سلسلہ بینن)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق کہ نومبائعین کی تربیت اور نظام کا حصہ بنانے کے لئے جلسہ کئے جائیں جن میں انتظامیہ بھی نومبائعین کی ہو، نومبائعین کی تربیت کے لئے جلسوں کی توفیق ملتی ہے۔ حال ہی میں ہمارے مبلغ مکرم مظفر احمد صاحب ظفر نے اپنے ریجن کے ایک زون کی 8 نومبائع جماعتوں کا جلسہ کیا جس کی مختصر رپورٹ ہدیۂ قارئین ہے۔

مورخہ 25؍جنوری 2009ء کو ہونے والے ایک روزہ جلسہ کا باقاعدہ آغاز مکرم امیر صاحب کی آمد کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ایک نومبائع خادم نے کی اور بعدازاں اطفال اور ناصرات نے باری باری قصیدہ خوش الحانی سے پڑھا جس کے بعد 10 نومبائعین نے مختصر تقاریر کیں اور اپنے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

✡ ......مکرم کبیر احمد صاحب نے بتایا کہ انہوں نے اڑھائی سال قبل احمدیت قبول کی۔ وہ ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد سب برائیوں نے چھٹکارا حاصل ہوا۔ اب ان کی فیملی بھی احمدی ہے۔

✡ ......مکرم بشیر احمد صاحب نے بتایا کہ پہلے بھی ہم قرآن کریم پڑھا کرتے تھے لیکن قرآن کے علم سے ناآشنا تھے۔ جب سے احمدیت میں داخل ہوئے آہستہ آہستہ قرآن کا علم آنے لگا اب نہ صرف قرآن کریم کا ترجمہ بلکہ تفسیر بھی پڑھنی شروع کی ہے۔

✡ ......اگانا جماعت کے ایک نومبائع مکرم مصطفیٰ صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت کی علمی خدمات اور خدمت انسانیت کی بہت تعریف کی۔

✡ ......Kewi گاؤں کے امام صاحب نے کہا کہ ایک سال پہلے اس گاؤں میں اسلام کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ نام کے مسلمان تھے۔ جب سے احمدیت اس گاؤں میں آئی ہے باقاعدہ نظام جاری ہے اور ہم نمازیں پڑھتے ہیں، قرآن سیکھتے ہیں اور ہمارا دینی علم ترقی کررہا ہے۔

✡ ...... Atomka جماعت کے نومبائع صدر نے کہا کہ احمدیت ایک اچھی چیز ہے۔ حقیقی اسلام ہے۔ ہم میں سے کون تھا جو اس سے پہلے عیسائیوں سے مذہب کے نام پر بات کرسکتا ہو اور آج یہ احمدیت کی برکت اور دیا ہوا علم ہے کہ ہم عیسائیوں سے کھل کر بات کرسکتے ہیں۔ احمدیت نے ہمیں علم دیا اور روحانی نظام دیا۔

✡ ......جماعت اوگولیتے (Ogelete) کے صدر صاحب نے کہا کہ ہم 2008ء میں احمدی ہوئے ہیں اور جماعت کے تربیتی و تعلیمی سسٹم سے ہمارے اندر تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔

✡ ......الفاہارون صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے مَیں مسلمان تو تھا، قرآن بھی پڑھتا تھا مگر ساتھ جادوٹونے اور تعویذ گنڈے بھی جاری تھے۔ مَیں احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ مگر جب سے احمدیت قبول کی ہے تو اسلام کی حقیقی شکل دیکھی ہے۔

✡ ......الفا احمد صاحب نے اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا کہ اڑھائی سال پہلے مَیں عیسائی تھا۔ جس چرچ میں جاتا تسلی نہ ہوتی آخر اسلام قبول کیا۔ وہاں بھی میری تسلی نہ ہوئی۔ اچانک میرا رابطہ احمدیت سے ہوا۔ جب احمدیت قبول کی تو روز بروز میرا علم اور روحانیت بڑھ رہا ہے۔ مجھے حقیقی اسلام کا اب پتہ چلا ہے۔

✡ ......لجنہ کی طرف سے ایک عورت نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہم لوگوں نے احمدیت میں داخل ہو کر دین میں ترقی کی ہے۔

✡ ......ایک نومبائع طفل نے وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریق بتایا اور ساری نماز سنائی جو حاضرین کے لئے ایک بہت خوشکن منظر تھا۔

مکرم امیر صاحب بینن نے ان مقررین کے مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے محبت الٰہی، عشق رسول کے واقعات سے ان لوگوں کو آگاہ کیا اور بتایا کہ نظام سلسلہ کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی برکات ہیں۔

اس جلسہ میں کل 293 نومبائعین نے شرکت کی اور سب انتظامی امور بھی انہوں نے خود سرانجام دئے۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے نیک اثرات مرتب کرے اور نومبائعین کے ایمان و اخلاص اور محبت دین میں برکت پیدا ہو۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

ذکریات

مبلغین احمدیت کے کارنامے

(تحریر فرمودہ:مکرم محموداحمد صاحب عرفانی)

امراض وآلام کا شکار مبلغ

آج ہم ایک ایسے مبلغ کا ذکر سناتے ہیں جو صبر کے لحاظ سے اس زمانہ کا ایوب ہے۔1919ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار کو ایک مبلغ کے ساتھ تبلیغی سفر کرنا پڑا۔یہ سفر بہت طویل تھا۔مَیں اس وقت ایک ناتجربہ کار نوجوان تھا۔مجھے کبھی تبلیغ کے لئے اتنا لمبا سفر کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔میرا ساتھی ایک عالم فاضل اور متقی اور باخدا انسان تھا۔ہم یوپی کے علاقہ سے گزرتے ہوئے بمبئی ہو کر مالا بار جارہے تھے۔راستے میں دہلی کے اسٹیشن پر میرے ساتھی کو اعصابی دورے شروع ہوگئے۔مجھ سے ان کی یہ حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ان کے پٹھے کھنچ جاتے تھے اور کبھی یہ عصبی درد سر اور گردن اور پٹھوں پر ہوتا اور کبھی جبڑوں کے پٹھوں پر۔کبھی کندھے اور بازو پر اور کبھی کسی اور جگہ۔مَیں حیران تھا کہ ایسی حالت میں یہ تبلیغ کیا کریں گے؟

ہم نے کانپور جانا تھا۔رات کے دس بجے کے قریب کانپور پہنچے۔مولانا کو شدید بخار ہوگیا تھا۔رات کو خان بہادر محمد حسین صاحب جج کی کوٹھی تلاش کی مگر نہ ملی۔پریشان ہو کر ایک سرائے میں پناہ گزیں ہوئے۔گرمی کا موسم تھا۔سرائے کے لوگوں سے اندیشہ تھا کہ چوری نہ کریں۔اس لئے کمرے کے اندر رات گزاری۔مچھروں نے بُری طرح کاٹا۔ادھر مولانا کو شدت بخار سے ہوش نہ رہا۔صبح بمشکل کوٹھی کا پتہ ملا اور تانگہ پر وہاں گئے۔

اس بیماری کی حالت میں کوٹھی پر لوگ ملنے آتے۔ہمارا مبلغ اعصابی دردوں کی پروا نہ کرتے ہوئے تبلیغ کرتا رہتا۔کبھی پگڑی سے سر اور منہ کو باندھتا اور کبھی ٹانگوں پر پگڑی باندھتا اور کبھی بازوؤں پر۔

غیرت ایمانی کا ایک واقعہ

ان ہی دنوں اہل حدیث کانفرنس کانپور میں ہو رہی تھی۔مولوی ثناء اللہ صاحب بھی وہاں موجود تھے اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی بھی تھے۔کانفرنس میں ثناء اللہ نے ہمارے سلسلے کو چیلنج دیا اور ہمارے مبلغ کا نام لے کر چیلنج دیا۔مَیں نے کہا کہ وقت دو تا کہ مَیں ان کو لے آؤں۔ثناء اللہ نے آدھ گھنٹہ کا وقت دیا جو کافی نہ تھا۔اس دن ٹانگوں والوں کی ہڑتال تھی مگر خدا کی قدرت مَیں جب پنڈال سے نکلا تو ایک یکّہ کھڑا تھا۔اس سے پیسے پوچھے تو اس نے 8 آنے مانگے۔مَیں نے منہ مانگے دام دیئے اور جج صاحب کی کوٹھی پر آیا۔مولانا کو قصہ سنایا۔وہ اس وقت اعصابی تکلیف میں مبتلا تھے۔اس وقت بے اختیار ان کے منہ سے نکلا کہ پھر چلیں؟مَیں نے کہا کہ ہاں۔گرم کوٹ کھونٹی سے اتار کر پہن لیا۔اور اللہ کا نام لے کر یکے پر بیٹھ گئے اور اعصابی دردوں کی موجودگی میں پنڈال پہنچ گئے۔آٹھ دس ہزار کا مجمع تھا۔سامنے سے صفوں کو چیرتے ہوئے اسٹیج پر چلے گئے۔مولانا کو ثناء اللہ نے منگوا کر کرسی دے دی اور مَیں پاس اسٹیج پر بیٹھ گیا۔اس غیرت ایمانی سے طبیعت میں ایک ایسی حالت پیدا ہوئی کہ وہ دورہ رُک گیا۔مباحثہ شروع ہوا۔دو گھنٹہ تک وہ رنگ پیدا ہوا کہ غیر احمدیوں نے ہمارے مبلغ کے ہاتھ چومے اور دعا کی درخواستیں دیں۔

قارئین تصور کریں کہ اعصابی دردوں کے جھٹکوں میں مبتلا انسان ہر کروٹ پر جس کے منہ سے آہ نکلتی ہو وہ سارے ہندوستان کی تبلیغ کے لئے گھر سے نکل آئے اور اسے اس کی پرواہ بھی نہ ہو کہ وہ بہت سی امراض کا گھر بن رہا ہے۔اسی حالت میں ہم مختلف مقامات پر ہوتے ہوئے بمبئی گئے۔بمبئی سے مالا بار کے لئے جہاز پر سوار ہوئے۔جہاز میں مولانا کی طبیعت پھر خراب ہوگئی۔

ایک اور واقعہ

منگلور کی بندرگاہ میں اُترے جہاز سمندر میں دو تین میل دُور کھڑا ہوا۔کشتی کے ذریعہ بندرگاہ تک آنا تھا۔مولانا کی حالت ایسی تھی کہ نبض گر رہی تھی۔رنگ زرد اور چہرہ پر پسینہ اور آنکھیں بند تھیں اور مجھے اندیشہ تھا کہ شاید وہ زندہ کنارے تک پہنچ سکیں یا نہ۔سمندر نے طوفانی رنگ اختیار کر لیا۔موج پر موج اٹھنے لگی۔کشتی موج کی دھار پر پچاس فٹ اونچی چلی جائے اور کبھی دھاروں کے درمیان نیچے چلی جائے۔اوپر سے خطرہ محسوس ہوتا کہ دونوں دھاریں مل جائیں گی اور سب مسافر ہمیشہ کی نیند سو جائیں گے۔میرے قلب کو یہ تسلی تھی کہ ہم دین کے لئے نکلے ہیں۔اگر مر گئے تو شہید ہوں گے۔رنج تھا تو یہ کہ پیغام حق نہ دیا جاسکا۔اس حالت میں کشتی والوں نے شور مچا دیا یابخاری شیئًا للّٰہ۔ہمارے مبلغ کی آنکھیں کھلیں۔اس کی آنکھوں میں خون اترا اور وہ خون سارے جسم میں دوڑا۔اس نے کڑک کر کہا کہ یہ کیا بکتے ہو۔بخاری ہمارے جیسا ایک آدمی تھا۔کشتی والے سہم گئے۔مولانا کے منہ سے ایک تیز فوارے کی طرح کلام جاری ہوگیا اور توحید اور پھر رسالت اور احمدیت کا وعظ ہونے لگا۔چند آدمیوں کے سوا اور کوئی سمجھتا نہ تھا۔مگر آپ نے ان پر اتمام حجت کردی۔اس حالت جوش نے اعصابی دردوں میں کمی کردی۔ہم بخیریت کنارے پر پہنچ گئے۔

مولانا کے لئے مرطوب ہوا ، چاول اور مچھلی ناموافق تھی۔اب یہاں یہی غذا تھی۔دورے بڑھ رہے تھے۔مگر ان دوروں میں تبلیغ جاری رہتی۔کبھی ہاتھ منہ پر جا پڑتا اور کبھی کندھے پر۔کئی کئی آدمی دباتے مگر آرام نہ آتا۔اس حالت میں مباحثات تقریری ، درس قرآن جاری رہتا۔سچ تو یہ ہے کہ مَیں ان کی تکلیف کا نقشہ کھینچ نہیں سکتا۔خدا کی آزمائش اور بڑھی۔مولانا کے مقعد اور پیشاب کی نالی کے درمیان ایک پھوڑا نکلا۔ورم سے تکلیف بڑھ گئی۔بخار دن رات رہنے لگا۔جب ڈاکٹر نے پھوڑا چیرا تو پیشاب اصل جگہ کی بجائے آپریشن کی جگہ سے آنے لگا۔جب پیشاب زخم کی جگہ سے آتا تو چیخ کے ساتھ بیہوش ہوجاتے۔اس حالت میں بھی جب سننے والا آتا تو لیٹے ہی لیٹے تبلیغ کرنے لگتے۔اور کہتے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ پیغام حق دیتے ہوئے جان نکلے۔

پہلے اعصابی دورے تھے۔پھر بخار ہوا۔پھر یہ بیماری۔اب انفلوئنزا ہوگیا۔کئی کئی گھنٹے بے ہوشی رہتی۔مگر جب افاقہ ہوتا تو لوگوں کو جمع کر کے سلسلہ کا پیغام دیتے۔قرآن کریم کا درس دیتے۔اس تکلیف میں چھ ماہ کا لمبا عرصہ گزر گیا مگر ایک منٹ کے لئے بھی ناشکری نہ کی اور نہ سلسلہ کی تبلیغ کو چھوڑا۔ان کا صبر ایوب کا صبر تھا۔انہوں نے یہ بے نظیر نمونہ تبلیغ میں قائم کیا۔باوجود شدت امراض اور تکالیف کے بھی تبلیغ نہ چھوڑی۔

یہ جانباز بہادر مبلغ ہمارے مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ہیں..........''۔

(الحکم قادیان ۔ جلد 37،نمبر 22۔ 7ستمبر 1934ء صفحہ 9)

عسر ہو یُسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوت اسلام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

(کلام محمود)

شہید احمدیت۔ڈاکٹر شہزادہ عبدالمنان صدیقی

(ڈاکٹر احمد خان)

ڈاکٹر شہزادہ عبدالمنان صدیقی شہید مرے سارے دوستوں میں سے سب سے زیادہ سچے ،صالح اور ہمدرد دوست تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو شایان شان انعام شہادت سے مستفیض فرمایا ،سبحان اللہ۔مجھے گزشتہ چھ سال سے ان کی مخلصانہ قیادت میں بطور سیکرٹری امور خارجہ کام کرنے کا موقع ملا۔ان کا مطمح نظر اتنا بلند تھا کہ اکثر کہا کرتے تھے کہ دعا کرو اور کوشش کرو کہ جب بھی ملکی سطح پر احمدیت کے حق میں کوئی تبدیلی آئے تو ہمارے ضلع کی کوششوں کا اس میں نمایاں مقام ہو۔اتنا بلند اور واضح مطمح نظر تھا میرے محسن دوست کا۔

ڈاکٹر شہزادہ عبدالمنان صدیقی خلافت احمدیہ سے سچا دلی تعلق رکھتے تھے جو ان کی سوچ اظہار اور عملی کوششوں سے صاف جھلکتا دکھائی دیتا تھا۔خلیفۂ وقت کے ہر حکم اور اشارے پر لبیک کہنے والے اپنے اور غیروں کے ساتھ بغیر کسی تفریق کے نیک سلوک رکھنے والے انسانیت کے بے غرض و بے لوث خدمت کرنے والے سچے عاشق خلافتِ احمدیہ تھے۔

ڈاکٹر شہزادہ عبدالمنان صدیقی اپنے سبجیکٹ میڈیسن میں مہارت حاصل ہونے کے باوجود اپنے مریضوں کی شفا کے لئے دوسرے امکانی راستے تلاش کرنے میں کوئی عار نہ سمجھتے تھے۔خود سے ادنیٰ اور خود سے اعلیٰ تمام دوسرے ڈاکٹروں سے اپنے مریض کی شفا کے لئے مشاورت کر کے اپنا تشخیصی فرض نبھاتے تھے۔اکثر فرصت کے لمحات میں اپنے پرانے ساتھیوں کو اکٹھا کر کے زبردست میزبانی کیا کرتے تھے اور یوں دعوت الی اللہ کے ذرائع پیدا کیا کرتے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جماعت کا حقیقی تعارف حاصل ہوجائے۔

ڈاکٹر شہزادہ عبدالمنان صدیقی شہید کی دعوت الی اللہ کے لئے تڑپ کا اندازہ صرف اس بات سے ہی لگایئے کہ انہوں نے اپنے ذاتی ہسپتال کو بجائے ذاتی فوائد حاصل کرنے کے انسانیت کی بلاتفریق بے لوث، بے غرض دن رات خدمت کرنے والے ادارے میں تبدیل کردیا جہاں سے سینکڑوں غریب شفایابی کا فیض حاصل کرتے تھے۔محض ان کے انہی اوصاف کے آئینے میں دشمن کو اپنی پسپائی کا اترا ہوا چہرہ نظر آیا اور مسلسل پسپائی کے اسی خوف کی وجہ سے دشمن نے انتہائی بزدلانہ منصوبہ بندی کے ذریعہ ان کی زندگی کو ٹارگٹ کلنگ (Target Killing) کا نشانہ بنا کر اپنی اندھی دانست میں ہمیشہ کے لئے ختم کردیا۔

عقل کے اندھے اس گھناؤنے فعل پر مبنی منصوبہ بندی کے مصنف اور اس کے حواریوں کو کیا خبر تھی کہ ڈاکٹر شہزادہ عبدالمنان صدیق کی زندگی کے جن اعلیٰ اخلاق و اوصاف کو اس نے اپنی فہم میں ختم کردیا انہیں اعلیٰ اخلاق و اوصاف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کی شہادت سے کچھ عرصہ پہلے ہی انہیں اپنا قرب عطا کرنے کی خوشخبری خواب کے ذریعہ دے چکا تھا جو انہوں نے اپنی والدہ محترمہ کو یوں سنایا کہ ماں رات مَیں نے خواب میں یہ شعر دیکھا

یہ سراسر فضل واحساں ہے کہ مَیں آیا پسند
ورنہ درگاہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

افسوس صد افسوس اے عقل کے اندھے دشمن تُو اپنا معیار انتخاب دیکھ اور قدرت کا معیار انتخاب دیکھ۔ڈاکٹر شہزادہ عبدالمنان صدیقی تو دعوت الی اللہ کے نیک جذبہ کا نام تھا اور نیک جذبوں پر کبھی موت وارد نہیں ہوا کرتی۔

اللہ تعالیٰ اس ملک کے اولی الامر کی عقل کو جلا بخشے، بصارت اور بصیرت عطا فرمائے جن کے بنائے ہوئے ظالمانہ قوانین کے تحفظ میں تنگ ذہن مذہبی جنونی کوتاہ اندیش لوگ پرورش پا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اور ملک کے باقی تمام شہریوں کو ان لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے۔مجھے یقین کامل ہے کہ بالآخر یہی لوگ ذلیل و رسوا کئے جائیں گے اور ایسے انسانیت سوز منصوبہ سازوں اور ان کے حواریوں کے اصل چہرے بے نقاب کئے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ اس ملک کو دائمی امن نصیب کرے اور ان کے شر سے محفوظ رکھے اور اس ملک کی سیاسی قیادت کو جرأت مندی کے ساتھ انصاف پر مبنی قانون سازی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کیا یسوع مسیح امریکہ کے صدر منتخب ہو سکتے ہیں؟

آج سے چند دہائیاں قبل کی بات ہے کہ سرزمین امریکہ میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے امریکی قوانین اور معاشرے کی بعض ناہمواریاں اور تلخیاں اجاگر کرتے ہوئے ایک فکاہیہ مکالمہ تحریر فرمایا تھا کہ اگر عیسائیت کے بانی ''یسوع'' اس عالم خاکی میں تشریف لے آئیں تو ان کے ساتھ کیا سلوک ہو!!! اور ان کو تو سرزمین امریکہ پر بھی قدم رکھنے کی اجازت نہ مل سکے، وہ امریکہ جس کے ہر نومنتخب صدر سے اس کے عہد صدارت کے آغاز پر اعلیٰ عدلیہ کا سربراہ بائبل (**عہدنامہ قدیم اور جدید یعنی چاروں اناجیل**) پر ہاتھ رکھوا کر حلف لیتا ہے۔

وہ سطور اور منظر کشی پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ شائد اس کے پس منظر میں امریکی حکام کے ان زیادتیوں بھرے سلوک کی یادیں اور تلخی بھی موجود ہو جس کا حضرت مفتی صاحب کو امریکہ پہنچنے پر تجربہ ہوا تھا۔

مگر آج 2008 کے سال میں امریکہ میں ہر ساٹھ دن بعد لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والے رسالے Good News Magazine نے اپنے ستمبر، اکتوبر کے شمارے کے صفحہ 8 پر ایک مضمون شائع کیا جس کا اردو ترجمہ اور تلخیص پیش خدمت ہے۔ اس مضمون کا عنوان ہے۔

Could Jesus Christ Be Elected President?

کیا یسوع مسیح امریکہ کے صدر منتخب ہو سکتے ہیں؟

اس مضمون میں لکھا ہے کہ:

''آج جبکہ امریکہ میں صدر کے انتخابات اور اس کے لئے کی جانے والی غیر معمولی تیاریاں اور اس کے لئے کی جانے والی سخت کوشش اور دوڑ بالکل اپنے آخری مراحل میں داخل ہو رہی ہے۔ امریکہ کیا ساری دنیا کی نگاہیں اس غیر معمولی معرکے اور اس کے نتائج پر مرکوز ہیں۔ ساری دنیا کے لئے اس اہم اور خاص موقع پر ایک چبھتا ہوا سوال ہے کہ:

''کیا اگر یسوع مسیح امریکہ کے صدر کی اس دوڑ میں شامل ہوں تو کیا وہ یہ انتخابی معرکہ جیت جائیں گے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ امریکہ کے صدر بن جائیں؟؟؟''

ہم سب جانتے اور مانتے ہیں کہ یسوع مسیح دنیا کی اب تک کی تاریخ کے اہم ترین اور قابل احترام لیڈروں میں سے ایک ہیں مگر ساتھ ساتھ ان کی حیثیت متنازعہ بھی ہے ...... بہت سے لوگ انہیں اچھا جانتے ہیں، ایک بڑا طبقہ آج دنیا میں ان کی عظمت کا قائل ہے۔

آج اگر وہ روئے زمین پر ہوتے تو یہ اہم اور دلچسپ سوال پیدا ہوتا ہے کہ:

کیا ایسا ممکن ہے امریکی عوام یسوع کو بطور صدر ریاست ہائے متحدہ امریکہ منتخب کر لیتے۔ اپنا قیمتی ووٹ ان کو اس عہدہ جلیلہ تک پہنچانے میں استعمال کرتے؟؟

یہ سوال کوئی غیر حقیقی یا بناوٹی نہیں ہے کیونکہ خود یسوع نے ہی کہا تھا کہ وہ دنیا میں خدا کی سلطنت کی بادشاہی سنبھالنے آئے ہیں اور اس کا دائرہ حکومت ساری دنیا پر محیط ہے۔ اور خود بائبل ہی آپ کو بادشاہوں کا بادشاہ اور آقاؤں کا آقا قرار دیتی ہے۔ تو لوگوں کا کیا جواب ہے کہ یسوع آج کے امریکہ کا حاکم بن سکتا ہے۔ اس کا دوٹوک، ٹکا سا جواب یہی ملے گا **''نہیں۔ بالکل بھی نہیں''**

اگر امریکی عوام کو ایسا فیصلہ کبھی کرنا پڑا تو ان کا بہت بڑا حصہ ناصرہ کے قصبہ کے کسی بھی یسوع کو بطور 'صدرِ امریکہ' وائٹ ہاؤس جاتا ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔

اگر بغور مطالعہ کیا جائے اور سارے معاملے کو ایک ساتھ دیکھا جائے تو امریکہ میں صدارتی انتخاب کا طریقہ کار اور امریکی عوام کی ترجیحات اور ان کی سوچ کافی حد تک جواب فراہم کرتی ہے۔ یسوع کسی بھی پلیٹ فارم پر امریکی عوام سے خطاب نہیں کر سکتے ہیں ان کو اپنی بات نہیں پہنچا سکتے ہیں۔ کیونکہ امریکی عوام ہر صدارتی امیدوار سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ بعض معاملات پر ان سے مکمل معاہدہ کرے۔

یعنی امریکی عوام مذہبی آزادی چاہتے ہیں (یا خود مذہب سے ہی آزادی کے خواہاں ہیں) وہ اپنے لئے چاہتے ہیں کہ خدائے واحد یا جتنے چاہیں خدا ہوں وہ خود سوچ کر تیار کریں۔ امریکی عوام اسقاط حمل کے فیصلے کا اختیار اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے لئے ہر ممکن تفریح کو جائز اور اسے اپنا حق خیال کرتے ہیں، اور تفریح کے وہ ذرائع یعنی فلم، موسیقی، کتابیں، ٹی وی خواہ تشدد سکھانے والے اور نازیبا مناظر سے ہی بھرپور ہوں۔ امریکیوں کا ایک بڑا طبقہ بالغوں میں ہر طرح کے جنسی تعلقات کی مکمل اجازت چاہتا ہے۔ وہ اظہار رائے کی مکمل آزادی مانگتے ہیں ایسی آزادی جس میں کوئی بھی روک نہ ڈالے۔ اپنی بیوی کو طلاق دینے کی کھلی چھٹی مانگتے ہیں۔ الغرض زندگی اور رہنے سہنے میں مکمل اور کبھی بھی مداخلت نہ دی جانے والی آزادی ان کا سب سے بڑا مطالبہ ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ امریکہ کے عوام کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ معاشرے میں سب کے لئے انصاف، معاشی اور تعلیمی میدان میں برابر مواقع دینے کے قائل ہیں مگر وہ چاہتے ہیں کہ ان سب آزادیوں اور تمام معاشرتی اقدار کی تشکیل اور تعریف وہ خود کریں گے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ امریکہ کے لوگ وہ صدر اور لیڈر چاہتے ہیں کہ جو ان کی خواہشات کے تابع چلے اور ہر اس لیڈر کو چلتا کر دیں گے جو ان کی فرضی اور خیالی جنت میں مداخلت کرے یا ان کو اس سے نکالنے کی سعی کرے۔ امریکی ہر درجے پر اسی سوچ کے حامل ہیں اور سوچ اور زندگی کی اس طرز کو اپنا 'مقدس حق' خیال کرتے ہیں۔

اب یسوع کا کیا پلیٹ فارم ہوگا؟ اور وہ امریکی ووٹروں پر اپنا کیا اثر پیدا کر سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب یسوع کی تعلیمات کا ادراک رکھنے والوں کے لئے سمجھنا زیادہ مشکل نہیں۔ کیونکہ خود بائبل میں لکھا ہے کہ:

''یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے''

(عبرانیوں باب:13آیت:8)

پس بائبل پڑھ کر ہی یسوع کا انتخابی ایجنڈا واضح ہو جاتا ہے۔

حکومتی امور اور ترجیحات کی نئی تشکیل

سب سے پہلے یسوع کو سرکاری کاغذات میں حکومت اور عوام کے دائرہ عمل کے متعلق بعض اہم اور بنیادی تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ ایسی تبدیلیاں جو حکومت کی ترجیحات اور طریقہ کار کو ہی بدل دینے والی ہوں گی اور یسوع کی طرف سے دیئے جانے والے نئے دستور میں افرادِ معاشرہ یعنی مرد اور عورت کی ذمہ داریاں اس طرز پر درج ہوں گی کہ وہ باآسانی اپنے مقصد پیدائش کو حاصل کر سکیں اور سب لوگ اپنی مفوضہ آسمانی ذمہ داریوں کو پورا کر لیں۔ یسوع اپنی انتخابی مہم کے دوران لوگوں کو یہ باور کرائیں گے کہ ان کی نئی حکومت اس طرز پر کام کرے گی کہ ساری قوم کو تیار کرے کہ وہ ''خدا کی سلطنت'' میں 'ابدی زندگی' بسر کر سکیں۔ وہ ایک ایسا عالمگیر نظام نو (**New World Order**) اپنے لوگوں کے سامنے رکھیں گے جو ان کے اپنے ہی ''باپ کے قوانین'' پر مبنی ہوگا۔ اور اس تصوراتی معاشرے کا پردہ اٹھائیں گے جو انصاف، امن، انسانی ترقی اور باہمی محبت کے اصولوں پر مبنی ہوگا۔ یسوع کی طرف سے دیئے جانے والے نئے دستور اور ان کی حکومت کی تمام پالیسیوں کا مقصد اور منتہا یہ ہوگا کہ وہ مادی انسانوں کو روحانی منازل طے کرنے، اور اپنے اندر صفات باری تعالیٰ پیدا کرنے میں مدد کریں۔

اور بلامبالغہ یہ مقاصد ان سے بہت ہی بلند اور اعلیٰ ہیں جو ان قابل قدر آبائے قوم کے اذہان میں اس وقت تھے جب وہ 1787 میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے دستور کی تشکیل میں مصروف تھے۔ انسانی عقل و دانش کا مرقع ...... ''امریکہ کا دستور'' اور تھامس جیفرسن کی ''آزادی کی قرارداد'' انسانوں کو محض حکومت اور معاشرے کے مقاصد کی تکمیل تک محدود کرتے ہیں..................۔

آج امریکہ کا دستور ہماری بالکل بھی رہنمائی نہیں کرتا ہے کہ انسان کا ''مقصد حیات'' کیا ہے اور کیا ہونا چاہیئے۔ اور بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج امریکہ میں حقوق اور آزادی کے نام پر آئین کی بعض ایسی تشریحات کی جارہی ہیں جو درست نہیں ہیں اور بہت سے لوگوں کے لئے نقصان دہ ہیں ....

ہاں یہ دستورِ امریکہ کے اندر قابل افسوس سقم ہیں، ان کی تکمیل آئین کے خالقین نے بہت سے مزین اور بھرپور جملوں سے کی اور اس کے لئے بعض جملے خود بائبل سے مستعار لئے گئے۔ مگر افسوس...... کہ وہ ذہین ترین لوگ صحائف کے درست پیغام اور حکومت کے مقاصد کو پوری طرح نہ سمجھ سکے۔

امریکہ کو دستور دینے والے ان بزرگان میں سے اکثر خود کو مسیحی کہتے تھے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی یسوع کے ''خدائی بادشاہت'' کے اعلان سے اس حکومت کی ماہیت اور حیثیت کو نہ سمجھ سکا۔ کتنے صدمے کی بات ہے کہ آج کا امریکی معاشرہ بائبل اور اس کی عمیق سچائیوں سے کتنا دور جا چکا ہے۔

یسوع کی انتخابی مہم پر لوگوں کا ممکنہ ردّعمل

صرف یہ خیال ہی بہت اہم ہے کہ امریکہ کے انتخاب کے موقع پر یسوع مسیح قوم کو ایک نیا دستور دینے کا اعلان کریں گے۔

یسوع کی انتخابی مہم کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا اور انتہائی مہلک یہ ایک نعرہ اور اعلان ہوگا کہ ہم امریکہ کے موجودہ آئین کو ختم کر کے ایک ایسا دستور لا رہے ہیں جو خود یسوع کا تحریر کردہ ہے۔ اور روزمرہ زندگی کے معاملات کے متعلق یسوع کے نظریات کا عام اعلان ہی ان کے جیتنے کے مواقع کو فوری طور پر دھندلا دینے کے لئے کافی ہوگا۔

مثلاً یسوع کا حکم تھا کہ ''احکامات عشرہ'' ساری دنیا میں پھیلائے جائیں اور روزمرہ کے معاشرتی امور کے لئے وہ ابتدائی ضابطہ قرار دیئے جائیں۔ کیونکہ لکھا ہے کہ یسوع نے کہا تھا:

''یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں........... جو ان پر عمل کرے گا اور انکی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا''۔

(متی باب5آیت19،17)

اور اس بات پر ہی یسوع کو تمام دہریوں اور ہر طرح کے منکرین خدا کے ووٹ سے ہاتھ دھونے پڑ جائیں گے اور ساتھ ساتھ یسوع کے لئے عیسائیوں کے اس بہت بڑے طبقے کی حمایت بھی جاتی رہے گی جو ''احکامات عشرہ'' کو اپنی ذاتی زندگی کے حوالہ سے انتہائی ذاتی اور جارحانہ تصور کرتے ہیں۔

احکام عشرہ میں سے پہلے حکم ''میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا'' (خروج باب20 آیت3) کو مذہبی آزادی کی صریح پامالی قرار دیا جائے گا۔ امریکہ میں ووٹ کا حق رکھنے والوں کی اکثریت کا نظریہ ہے کہ خدا کے احکامات اور قوانین کو ماننے سے چرچ اور حکومت کی باہمی تفریق مٹ جائے گی۔ اب ایک طرف وہ اکثریت ہے جو اس تصور کو سب کچھ سمجھتی ہے کہ احکامات عشرہ ماننے سے انسان پرانا اور فرسودہ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ہوجاتا ہے اور دوسری طرف یسوع کا یہ واضح اعلان کھڑا ہوگا کہ ’’اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر‘‘۔(متی باب 19 آیت17)

پھر ایک نہایت اہم بات یہ ہے کہ یسوع تو پکا یہودی تھا۔یعنی امریکہ کے اس نسلی اقلیتی گروہ سے تعلق رکھنے والا،جس کے خلاف آج کے امریکی معاشرے میں بہت زیادہ تعصّبات اور غیر معمولی خلاف رائے پائی جاتی ہے۔اور یسوع کے نظریات اور روزمرہ کی زندگی کے تقریباً تمام کام ،ووٹروں اور بہت سے عیسائیوں کو بھی خالص یہودیوں والے معلوم ہونگے۔مثلاً یسوع نے خود عید فصح کے روزے رکھے اور اپنے متبعین کو اس کی خاص تلقین بھی کی اور وہ ساری زندگی کرسمس ،ایسٹر اور دوسری بائبل میں غیر مذکور عبادات اور تقریبات سے دور رہا۔ اور اگر گہرا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یسوع اپنے دستور کے موافق سبت کے دن عبادت خانے بھی گیا اور اس دن کو منایا۔یعنی ہر ہفتے جمعہ کے دن غروب آفتاب سے لے کر ہفتے کو غروب آفتاب تک۔حتیٰ کہ خود کو ’’سبت کا مالک‘‘۔(مرقس باب2آیت28) بھی قرار دیا۔ اب یسوع کا یہ نمونہ ان لوگوں کو خاص طور گراں گزرے گا جو ہفتہ کے دن کی بجائے اتوار کو فوقیت دیتے ہیں۔

پھر یسوع نے دعویٰ کیا کہ وہ ’’ابن اللہ‘‘ ہے۔ اب یہ اعلان یسوع کو صدارتی دوڑ میں مسلمان اور یہودی ووٹروں کی حمایت سے محروم کرنے والا ہے وہ اس کو گستاخانہ اور توہین آمیز تصور کریں گے اور یسوع کو کبھی بھی ووٹ نہیں ڈالیں گے۔

یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ بہت سی بے نظیر خوبیاں یسوع کو ایک عظیم اور مکمل لیڈر بنانے والی بھی ہیں۔ یعنی یسوع کا وقار،مہربان طبیعت،شفا کی خارق عادت قوت اور معجزہ،سب کے لئے محبت اور انسانیت کے گناہوں کے لئے جان دینے کے لئے رضامندی، یعنی ہر رنگ ،نسل اور ہر طرح کے معاشی پس منظر والوں کی خاطر اپنی جان دینے کے لئے رضامندی ...... یقیناً یہ سب باتیں یسوع کو دیگر سب لوگوں سے ممتاز کرتی ہیں............‘‘۔

بالآخر مصنف یسوع کی ساری خوبیاں اور تمام قابل ذکر اوصاف گنوا کر کہتا ہے کہ ’’ایک عظیم لیڈر کی تمام خوبیوں کے باوجود یسوع کبھی بھی ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا صدر نہیں بن سکتا۔‘‘

(The GoodNews, Sept-Oct.08 page:8-9)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

جماعت احمدیہ ناروے(Norway) کے

26 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ۔ چوہدری شاھد محمود کاھلوں مبلغ سلسلہ)

2005ء میں رمضان المبارک کی وجہ سے جماعت احمدیہ ناروے کے جلسہ سالانہ کے لئے 30 اور 31 اگست بروز ہفتہ اتوار کا انتخاب کیا گیا۔جلسہ کی تیاری کے لئے سرعت رفتار چاق وچوبند خدام واطفال باہمت انصار اور پُر وقار لجنہ مصروف کار ہوجاتی ہیں۔اور مرغانِ چمن کی طرح غلامانِ امامِ آخرالزمان کشاں کشاں جوق در جوق دورونزدیک سے روحانی مائدہ حاصل کرنے کے لئے جلسہ میں شرکت کرتے ہیں اور اُن دعاؤں کا وارث بننا ایک عظیم سعادت اور عظمت سمجھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں شرکاء کے لئے فرمائیں۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’اس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے۔خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر یک قدم کا ثواب ان کو عطا فرماوے۔آمین ثم آمین۔‘‘

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد4 ص353،

مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 302 تا304)

اس سال جلسہ سالانہ ناروے کے لئے بیت النور سے تقریباً 63 کلومیٹر کے فاصلہ پر نارتھ کی طرف Letohallen کرایہ پر لیا گیا اور احباب جماعت کو ٹرانسپورٹیشن کی سہولت مہیا کی گئی۔جلسہ کے دونوں دن بیت النور میں نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی اور درس قرآن کریم دیا گیا۔

11 بجے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔امیر صاحب ناروے مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ ناروے کا جھنڈا Ulensaker کے میئر Mr. Harald نے لہرایا۔اطفال الاحمدیہ نے خوش الحانی سے ترانہ ’’اے لوائے احمدیت قوم احمد کے نشان۔تجھ پہ کٹ مرنے کو ہیں تیار تیرے پاسباں‘‘ پیش کیا۔مکرم ومحترم امیر صاحب نے دعا کرائی اور احباب ہال کے اندر تشریف لے آئے۔

افتتاحی تقریب میں Ulensaker کے میئر Mr. Harald اور ایک اور معزز نارویجن مہمان نے شرکت کی۔

جلسہ کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت کریم سے ہوا جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔اس کے بعد Ullensaker Kommune کے میئر Mr. Harald نے اپنے خیر سگالی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ جلسہ میں شرکت کے لئے دعوت نامہ کے نہایت مشکور ہیں اور انہوں نے مکرم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔آپ نے قدرے اختصار کے ساتھ احباب جماعت کے اندر نظر آنے والے باہمی پیار محبت اخلاص اور اتحاد کا تذکرہ کیا اور جماعت کے Logo ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ پر بڑی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اِس کے بعد امیر صاحب ناروے مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔آپ نے جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق بتایا۔اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ اغراض ومقاصد پڑھ کر سنائے۔ آپ نے افتتاحی تقریب کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وُہ دعائیں پڑھیں جو حضور نے شرکاء جلسہ کے لئے کیں۔

پہلے دن کی دوسری تقریر مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ سویڈن نے خلافت راشدہ کے موضوع پر کی۔ آپ نے بیان کیا کہ خلافت نبوت کی قائم مقامی کا نام ہے خلافت نام ہے۔اُن فیوض روحانی کے تسلسل کا جو خدا تعالیٰ نے نبوت کے ذریعہ جاری فرمائے ہوتے ہیں۔

اس اجلاس کی آخری تقریر خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر خاکسار چوہدری شاہد محمود کاہلوں مبلغ سلسلہ ناروے کی تھی۔خاکسار نے بیان کیا کہ ابتدائے آفرینش سے خدا تعالیٰ کی یہ سنت چلی آئی ہے کہ جب بھی دنیا نے ’’ظھر الفساد فی البرِّ والبحر‘‘ کا نظارہ دکھایا یعنی خشکی اور تری گمراہی اور ضلالت سے بھر گئی تو اپنے بندوں کے لئے رب العرش کی صفت رحمانیت جوش میں آئی اور وہ اُن کی اصلاح اور اُن سے اپنے پیار کے اظہار کے لئے انبیاء کو مبعوث کرتا آیا ہے اس سنت کے مطابق جب یہ ہلاکت وگمراہی اپنے نقطہ کمال کو پہنچی تو رحمۃ اللعالمین ﷺ کا ظہور ہوا۔اسی طرح حدیث نبویؐ بیان کی کہ کوئی نبوت ایسی نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس کے بعد خلافت کا قیام لازمی ہوتا ہے۔

وقفہ طعام ونماز کے بعد 3 بجے دوسرے اجلاس کا آغاز زیر صدارت مکرم محمود احمد شمس صاحب امیر جماعت احمدیہ سویڈن تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

اجلاس دوئم کی پہلی تقریر مکرم نور احمد بولستاد کی تھی جو نارویجن زبان میں ’عصر حاضر میں خلافت کی اہمیت‘ کے موضوع پر تھی۔

دوسری تقریر مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب امیر ومشنری ڈنمارک نے کی آپ نے خلافت احمدیہ اور یورپ میں تبلیغ اسلام کو موضوع سخن بنایا اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ وہ ایسے لوگوں کے ذریعہ تیری مدد کرے گا جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جائے گی۔سکینڈے نیویا میں احمدیت کو ملنے والی سعید روحیں بھی اسی الہامِ الٰہی کا مصداق ہیں۔انہی سعید روحوں میں سے ایک مکرم نور احمد صاحب بولستاد ہیں جن کا نام حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے ناروے میں نور اسلام کی مناسبت سے نور احمد رکھا جو ایک لحاظ سے ناروے میں اسلام کے نور کی پہلی کرن ثابت ہوئی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی اشاعت کا کام تیزی سے طے ہونے لگا۔قرآن کریم کے نارویجین زبان میں ترجمہ کی اشاعت ہوئی اور اب محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکینڈے نیویا کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر کا کام بھی جاری ہے یہ سب کچھ خلافت ہی کی برکت سے ہے۔

پہلے دن کی آخری تقریر مکرم سیّد کمال یوسف صاحب سابق امیر ومشنری انچارج بلاد سکینڈے نیویا نے کی۔ جو نارویجن زبان میں تھی اور آپ کا موضوع سُخن ’’انتخاب خلافت کے طریق اور تائید ایزدی ‘‘تھا۔

جلسے کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد اور درس قرآن کریم سے ہوا۔اس روز ایک اجلاس رکھا گیا تھا جس کی صدارت مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب امیر ومشنری ڈنمارک نے کی۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمود احمد شمس صاحب امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے ’خلافت قبولیت دعا کا ایک وسیلہ‘ کے موضوع پر تقریر کی۔آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد پیش کیا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔تم میرے لئے دعا کرو کہ مجھے تمہارے لئے زیادہ دعا کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی سستی دور کر کے چستی پیدا کرے۔میں جو دعا کروں گا وہ انشاءاللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔‘‘

(منصب خلافت ۔ انوار العلوم جلد 2۔ صفحہ47)

اس کے بعد مکرم فیصل سہیل صاحب سیکریٹری تبلیغ نے نارویجن زبان میں وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا کے موضوع پر خطاب کیا۔

اختتامی تقریر میں مکرم ومحترم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے نے خلافت احمدیہ کے سو سال کو موضوع سخن بنایا اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے اپنی تقریر کو سجایا۔

جلسہ کے لئے وزیر اعظم ناروے نے اپنا پیغام بھی بھجوایا جو حسب ذیل ہے۔

پیغام وزیر اعظم ناروے

برموقعہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ناروے 2008ء

پیارے احمدیو!اس سال 27 مئی کو آپ کی خلافت کے سو سال پورے ہونے پر دلی مبارک باد قبول ہو۔مَیں آپ کے خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب کو خصوصی سلام بھجواتا ہوں۔مَیں اس خط کے ذریعہ آپ لوگوں کی خدمات کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

آداب وتسلیمات کے ساتھ

دستخط (Jens Stoltenberg)

وزیر اعظم ناروے

جلسہ کے دوسرے دن سات بجے شام مجلس انصاراللہ کی طرف سے خلافت جوبلی مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا جس میں سات شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔

اس طرح صد سالہ جوبلی کے سال ہمارا جلسہ سالانہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے تمام شاملین کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ دعاؤں کا وارث بنائے اور جماعت ناروے کی کامیابی کا باعث بنے آمین۔

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

اقصیٰ روڈ	ریلوے روڈ
6212515	6214750
6215455	6214760

پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

ایک دوا سٹیرائیڈز(Steroids)کا
بے جا وخطرناک استعمال ونجات

(ڈاکٹر نذیر احمدمظہر۔کینیڈا)

قارئین نے کارٹیکوسٹیرائیڈز"Corticosteroids" کے بارہ میں ضرور کچھ نہ کچھ سنا ہوگا۔مگر بہت کم ہوں گے جو قدر تفصیلی علم رکھتے ہوں۔آج ہم سٹیرائیڈز کے بارے میں کچھ بیان کرنا چاہتے ہیں۔

یہ ایڈرینل کارٹیکس ۔"Adernalcortex" کے ہارمونز ہیں اور آج کل بہت سے ہارمونز بلغمی (Bronchial Asthma) ایگزیما، الرجی انفلیمیشن (سوزش) بلڈ پریشر کی کمی میں فائدہ کرتے ہیں۔لہذا ایسا دمہ بلغمی جو لگا تار قائم رہے اور عام ادویات سے ٹھیک نہ ہو تو اس دوا سے مریض کی جان بچ سکتی ہے۔اگر کسی انجکشن یا خوردنی دوا کا شدید ردعمل ظاہر ہو تو سٹیرائیڈز کے استعمال سے اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔اگر مریض شدید شاک میں چلا جائے، ٹھنڈے پسینے سے نہا جائے تو اس کا علاج کیا جاسکتا ہے۔

جوڑوں کے درد سوزش کی صورت میں اس کا استعمال بذریعہ انجکشن یا بذریعہ منہ کروایا جا سکتا ہے بعض اوقات جوڑوں کے درد کی صورت میں جوڑ کے اندر اس کا انجکشن لگایا جاتا ہے جو کہ صرف مستند ڈاکٹر ہی لگا سکتا ہے۔جلدی امراض مثلاً خارش، ایگزیمہ، جلدی وآنکھوں کی سوزش میں اس کا استعمال بطور مرہم اور داخلی طور پر کروایا جاسکتا ہے۔

بعض شدید امراض جن میں موت وحیات کا سوال ہو میں سٹیرائیڈز کا استعمال کرایا جاتا ہے۔تاہم اس دوا کا استعمال مستند ڈاکٹر کی زیرنگرانی نہایت غور وخوض کے بعد ہونا چاہیئے ایسے امراض میں افاقہ ہونے کے بعد اس کا استعمال یکدم بندنہیں ہونا چاہیئے ۔ ورنہ مرض کے دوبارہ لوٹ آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سٹیرائیڈز کے نقصانات:

سٹیرائیڈز کے استعمال سے بیماری کی علامات جلد غائب ہو جاتی ہیں ۔لہذا اصل بیماری کا علاج جاری رکھنا بہت ضروری ہے۔سٹیرائیڈز کا استعمال عام طور پر کافی عرصہ کرنا پڑتا ہے جس سے ایڈرینل گلینڈز نارمل ہارمونز کی مقدار بنانا بند کردیتے ہیں۔لہذا جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں کہ سٹیرائیڈز کا استعمال یکدم بندنہیں کرنا چاہیئے ۔سٹیرائیڈز کا بے جا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہیئے ۔سٹیرائیڈز کا استعمال جبکہ یہ زیادہ مقدار میں زیادہ عرصہ تک کرایا جائے تو چہرے پر ورم آ جاتا ہے ۔سٹیرائیڈز کے آنکھوں میں استعمال سے آنکھوں کا بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے کالا موتیا لاحق ہوسکتا ہے اور ساتھ ہی بینائی بھی متاثر ہوسکتی ہے۔پانی اور سوڈیم کے جسم کے اندر جمع ہونے سے وزن بڑھ سکتا ہے، بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے، ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات خود بخود ٹوٹ جاتی ہیں۔چہرے پر کیل مہاسے اور عورتوں کے منہ پر مونچھیں اگنے لگتی ہیں ۔ ماہواری میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے۔بعض اوقات مریض پاگل بھی ہوسکتا ہے۔شوگر کی صورت میں گلوکوز کا زیادہ اخراج ہو جاتا ہے۔معدے اور انتڑیوں میں زخم ہو سکتے ہیں ۔ پرانے زخم تازہ ہو سکتے ہیں۔خون میں منجمد ہونے کی صلاحیت زیادہ ہو کر ہارٹ اٹیک یا فالج کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔زخم معدہ، فالج، دمہ، قلبی ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس شکری، موٹاپا، ٹی بی میں اس کا استعمال منع ہے۔

سٹیرائیڈز سے پیدا شدہ چہرے کا ورم اتارنے کے لیے پیشاب آور ادویہ کا استعمال منع ہے کیونکہ اس طرح پیشاب میں نمکیات کا توازن بگڑ جاتا ہے اور پیشاب میں سوڈیم کی نسبت پوٹاشیئم زیادہ اخرج ہوتے ہیں۔سٹیرائیڈز کو اچانک بند کردینے سے بھی کئی ایک علامات پیدا ہوسکتی ہیں۔جن میں خاص طور پر بے چینی، متلی وقے، سردرد، جوڑوں کا درد یا دیگر امراض کی علامات کا لوٹ آنا ہے۔اس کی وجہ قدرتی ہارمونز کی کمی ہوسکتی ہے۔سٹیرائیڈز کے استعمال سے انسانی جسم کے اندر پائے جانے والے خودکار مدافعانہ نظام میں ایک ابھار پیدا ہوتا ہے جس سے تمام امراض میں فوری وقتی طور پر افاقہ محسوس ہونے لگتا ہے مگر آہستہ آہستہ جوں جوں طبیعت اس کی عادی ہو جاتی ہے تو یہ نظام اپنا کام چھوڑنا شروع کر دیتا ہے۔پھر ایسی خطرناک صورتحال پیدا ہو جاتی ہے کہ جب تک سٹیرائیڈز کا استعمال نہ کیا جائے تو متعلقہ مرض سے افاقہ نہیں ہوتا خود کار مدافعت مرض سے محرومی انسانی زندگی کے لیے ایک بہت بڑا المیہ بن جاتا ہے۔

بہت سے اطباء سٹیرائیڈز کا بکثرت استعمال کراتے ہیں اور ہر مریض کو وقتی طور پر افاقہ دکھا کر مریض کو خوش کر کے گویا (شعبدہ دکھا کر) ٹھیک ٹھاک چارجز وصول کر لیتے ہیں ۔ پھر معالج کو دوسرا فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ مریض سٹیرائیڈز کے چنگل میں پھنس جاتا ہے۔ وہ اس کا مستقل مریض ہی نہیں بلکہ مرید بھی بن جاتا ہے۔اس راز کا صرف متعلقہ معالج کو ہی پتہ ہوتا ہے۔ہم نے ایسے مریضوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہمارا علاج تو فلاں معالج کے پاس ہی ہے اور پھر جب اس کی ادویات کا جائزہ لیا گیا تو اس کے نسخہ میں ضرور سٹیرائیڈز کا استعمال پایا گیا۔بعض معالج ڈرموں میں ایک ہی مکسچر بھر دیتے ہیں اور تھوڑے بہت نفسیاتی ردو بدل کے ساتھ وہی دوا بلا استثناء ہر مریض کو دیئے چلے جاتے ہیں ۔اور تمام مریض اس جادو بھری مکسچر سے فوری اور وقتی افاقہ محسوس کرتے ہیں اور پھر ہمیشہ کے لیے یہی علاج ان کا "بھاڑا" بن جاتا ہے۔بعض معالجین سفوفوں راکھ وغیرہ میں ملا کر اس خطرناک دوا کو دیسی کشتہ جات کی صورت میں استعمال کرتے ہیں ۔ایسے معالج خصوصاً دمہ، جوڑوں کا درد اور امراض جلد کے اسپیشلسٹ مشہور ہو جاتے ہیں ۔اور ان کے مریض ان کے گھڑے کی مچھلی بن جاتے ہیں۔ہم نے اپنی آنکھوں سے ایسے کئی مریضوں کو اپنی جان سے سسک سسک کر ہاتھ دھوتے دیکھا ہے۔بعض ہومیو معالجین شوگر آف ملک میں سٹیرائیڈز کوٹ کر پڑیاں بنا کر یا کیپسولوں میں بند کر کے کھلاتے ہیں یہ پڑیاں اور کیپسولز جادو کا اثر رکھتے ہیں۔

باڈی بلڈرز سٹیرائیڈز کا استعمال کرتے ہیں اس سے جسم بہت جلد پتلے پن سے موٹاپے میں تبدیل ہو جاتا ہے جسے دیکھنے والے بہت خوش ہوتے ہیں مگر فی الحقیقت یہ موٹاپا خطرے کا الارم ہوتا ہے۔

سٹیرائیڈز کا استعمال جانچنے کے طریق

1۔جب کوئی معالج تمام مریضوں کو ایک ہی طرح کی دوا تھوڑے بہت ردوبدل کے ساتھ استعمال کروا رہا ہو تو سٹیرائیڈز کا استعمال بعید از قیاس قرار نہیں دیا جاسکتا۔

2۔ جب اکثر امراض کا حملہ یکلخت رک جائے تو بھی سٹیرائیڈز کے استعمال کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔

3۔ ہربل میڈیسن ایک اصولی علاج ہے۔آہستہ مگر دیرپا فائدہ کرتا ہے۔اور جب تک مادہ کا اخراج نہ ہو جائے اس وقت تک افاقہ نہیں ہوتا۔مگر جب کسی دیسی دوا سے فوری افاقہ ہو تو سٹیرائیڈز کی ملاوٹ کا احتمال موجود ہے۔

4۔جب مریض کسی دوائی کے استعمال کے جلد بعد پھولنا شروع ہو جائے یعنی اس کے چہرے پر ورم آنا شروع ہو جائیں، وزن جلد از جلد بڑھنے لگے اور اس کا چہرہ گول اور بھرا بھرا دکھائی دینے لگے تو سٹیرائیڈز کا شبہ کیجیئے۔ خواتین کے چہرے پر بال اگنے لگیں تو بھی سٹیرائیڈز کا استعمال ہو رہا ہے۔

ہمارے عوام کو چاہئے کہ اپنے معالج سے علاج کے دوران یہ بات معلوم کریں کہ کہیں ان کو سٹیرائیڈز کا استعمال تو نہیں کروایا جا رہا۔

سٹیرائیڈز سے نجات

اگرچہ سٹیرائیڈز سے نجات چنداں آسان نہیں تاہم جو لوگ کسی وجہ سے سٹیرائیڈز پر لگے ہوں سٹیرائیڈز ان کی مجبوری بن چکی ہو سٹیرائیڈز کے علاوہ کوئی دوسری دواء ان پر اثر پذیر نہ ہو سکے تو سٹیرائیڈز سے نجات حاصل کرنے کا یہاں ہم ایک ایسا طریقہ بیان کرتے ہیں جو ہمارے تجربہ میں بے ضرر ومفید ثابت ہوا ہے۔

جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں کہ سٹیرائیڈز کو کبھی یک لخت بند نہ کرنا چاہئے بلکہ ان کی مقدار کو بتدریج کم کرتے کرتے چھوڑنا چاہئے تاہم جو لوگ عرصہ دراز سے سٹیرائیڈز پر لگے ہوں وہ درج ذیل طریق اختیار کریں۔انشاءاللہ مفید ثابت ہو گا ۔وہ سٹیرائیڈز کی جو قسم استعمال کر رہے ہوں مثلاً Tab.Betamethasone یا TabDexamethasone کی ایک صد (100) گولیاں لے کر ان کا وزن کریں اور مثلاً یہ 20 گرام ہو تو اس میں دس گنا چینی باقاعدہ (وزن کر کے)ڈالیں مثلاً 20 گرام ٹیبلیٹ 1 0x گنا چینی برابر 200 گرام گھریلو گرائنڈز میں ڈال کر وقفوں وقفوں سے کل 27 منٹ تک گرائنڈ کریں ۔اب اس دواء کی طاقت 1x ہوگی (اب اس کا وزن 220 گرام ہوگا ۔

اب اس مرکب میں یعنی 220 گرام x 10 گنا چینی (گویا 2200 گرام)ملا کر گرائنڈر میں ڈال کر پہلے کی طرح وقفوں وقفوں سے کل 27 منٹ تک گرائنڈ کریں۔اب اس دواء کی طاقت 2x ہے۔

مقدار خوراک وترکیب استعمال

2x کی اس دوا کا ایک چھوٹا چمچ صبح، دوپہر، شام، تازہ یا نیم گرم پانی چائے یا گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں اور کئی ماہ تک متواتر جاری رکھیں ۔حتی کہ اس کو ختم کریں جب ختم ہو جائے تو مذکورہ طریق پر اور تیار کرلیں۔

اور آئندہ یہی مرکب 1/2 چمچ 3 بار کے حساب سے استعمال کر کے ختم کریں۔

ہمارے تجربے کے مطابق اس طریق سے نہائت کامیابی اور بے ضرر طریق پر سٹیرائیڈز سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔اور سٹیرائیڈز کے اثرات وفوائد بے ضرر طریق پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

قبولیت دعا کا نشان

حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کے صاحبزادے حضرت میاں رحمت اللہ صاحب کا بیان:۔

"مَیں ایک دفعہ بہت سخت بیمار ہوگیا۔ڈاکٹروں اور حکیموں نے جواب دے دیا کہ اب یہ صرف چند دن کا مہمان ہے کسی دوائی کے بدلنے کی ضرورت نہیں۔ والد صاحب مرحوم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ اگر خدانخواستہ کوئی ایسی ویسی بات ہوگئی تو مجھے نصیحت فرمائیں کہ مَیں اس وقت اپنی حالت کیسی رکھوں۔ حضور کے دست مبارک سے لکھا ہوا جواب پہنچ گیا کہ اگر یہ موت نہ ہوئی تو میری دعا قبولیت کو پہنچ گئی کیونکہ دعا کرنے کے بعد یہ خط لکھا ہے۔حضور یہ خط ابھی سنور پہنچا نہ تھا کہ رات کو مجھے آرام سے نیند آ گئی کہ گویا مَیں بیمار ہی نہ تھا۔صبح کو والد صاحب نے میری حالت کی بابت دریافت کیا۔مَیں نے کہا کہ میری حالت بہت اچھی ہے۔کوئی تکلیف نہیں۔ والد صاحب مرحوم نے جوش کے ساتھ فرمایا کہ رحمت اللہ گواہ رہنا۔آج کا دن یاد رکھنا۔حضرت صاحب نے تمہارے لئے دعا کردی ہے، یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ڈاکٹر وحکیم نے قارورہ دیکھ کر کہا کہ یہ کسی مریض کا نہیں بلکہ یہ بالکل تندرست آدمی کا قارورہ ہے۔اور وہ بہت حیران تھے کہ ایک دن میں ایسی حالت کا تغیر کیسے ہوگیا۔حضور کا جب خط آیا تو ہفتہ کے روز کی تاریخ کا تھا اور مجھے ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب کو کلی طور پر صحت ہوگئی تھی۔مَیں حضور کی دعا کی قبولیت کا زندہ نشان ہوں۔افسوس حضرت اقدس کا یہ خط اور واسکٹ کا ٹکڑا جو مَیں نے تبرکاً رکھے ہوئے تھے، گم ہوگئے ہیں۔"

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 128-129)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

یکے از تین سو تیرہ اصحاب احمد

حضرت منشی گوہر علی صاحب رضی اللہ عنہ جالندھری

(غلام مصباح بلوچ)

حضرت منشی گوہر علی صاحب رضی اللہ عنہ والد محترم جہانگیر خان صاحب قوم افغان جالندھر شہر کے رہنے والے تھے لیکن اپنی ملازمت کے سلسلے میں بطور سب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ کپورتھلہ میں مقیم تھے جہاں پر آپ کو حضرت چودھری رستم علی خان صاحب رضی اللہ عنہ یکے از 313 (وفات 11 جنوری 1909ء بہشتی مقبرہ قادیان) کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف ہوا۔ یہ اس دور کی بات ہے جبکہ ابھی حضور علیہ السلام نے سلسلۂ بیعت شروع نہیں کیا تھا۔ حضور کے دعویٰ بیعت کے بعد 18/جنوری 1890ء کو آپ نے بیعت کی۔ رجسٹر بیعت اولیٰ میں 161 نمبر پر آپ کی بیعت کا اندراج اس طرح محفوظ ہے:

''18 جنوری 1890ء میاں علی گوہر ولد جہانگیر خان افغان عرف پشکہ ساکن جالندھر کوٹ پشکیاں سب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ کپورتھلہ۔ کپورتھلہ''۔

(تاریخ احمدیت جلد اول نیو ایڈیشن)

بیعت کے بعد حضور علیہ السلام دوسری مرتبہ کپورتھلہ تشریف لے گئے جہاں آپ نے حضرت منشی گوہر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاں تین دن قیام فرمایا۔ اس طرح آپ کو مسیح الزماں کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد آپ نے صدق اور اخلاص میں بہت ترقی کی اور تعلقِ عقیدت میں ایک عجیب طرز پر رنگین ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''فتح اسلام'' جو 1890ء کے آخر میں لکھی گئی، میں فرمایا:

''....ایسے بھی بہت ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے مجھے دیا ہے اور وہ میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں ہیں اور میں انشاء اللہ کسی دوسرے وقت میں اُن کا تذکرہ لکھوں گا۔''

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 40)

چنانچہ اگلے سال آپ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ''ازالہ اوہام'' تصنیف فرمائی جس میں آپ نے اپنے مخلص مبایعین کا بھی ذکر فرمایا کہ:

''یہ سب صاحب علیٰ حسب مراتب اس عاجز کے مخلص دوست ہیں بعض ان میں سے اعلیٰ درجہ کا اخلاص رکھتے ہیں اسی اخلاص کے موافق جو اس عاجز کے مخلص دوستوں میں پایا جاتا ہے۔ اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں جداگانہ ان کے مخلصانہ حالات لکھتا....''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 545)

حضور نے ان ذکر کردہ مخلص دوستوں میں آپ کا نام بھی شامل فرمایا ہے: 'حبی فی اللہ میاں علی گوہر صاحب'۔

اس کے علاوہ حضرت اقدس کی بعض دیگر کتب میں آپ کا ذکر محفوظ ہے۔ جماعت احمدیہ کے دوسرے جلسہ سالانہ 1892ء میں آپ کو شمولیت کی توفیق ملی۔ حضور نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام (روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 628) میں 327 شاملین جلسہ کے اسماء درج فرماتے ہوئے آپ کا نام 315 نمبر پر منشی علی گوہر صاحب جالندھر درج فرمایا ہے۔ اسی طرح کتاب آریہ دھرم اور کتاب البریّہ میں حضور نے ذکر کردہ دو مختلف فہرستوں میں آپ کا نام شامل فرمایا ہے۔

پھر آپ کی ایک سعادت یہ بھی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں اپنے 313 کبار صحابہ کے نام درج فرمائے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی مندرجہ کتاب 'جواہر الاسرار' از شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطّوسی مؤلفہ 840ھ (قلمی نسخہ) کو پورا کرتے ہیں، آپ کا نام 15 نمبر پر اس طرح موجود ہے:

۱۵۔ منشی گوہر علی صاحب جالندھر

حضور نے اپنے ان اصحاب کے متعلق فرمایا:

''یہ تمام اصحاب خصلت صدق وصفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے..........''

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد نمبر 11 صفحہ 325)

31 دسمبر 1892ء کو حضور علیہ السلام نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق اپنے ایک منذر خواب کی وجہ سے ان کو دعوت الی الحق دی جس کے آخر پر اپنے 16 صحابہ کے نام بطور گواہ تحریر فرمائے جن میں دسویں نمبر پر آپ کا نام علی گوہر خان جالندھری موجود ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 291)

سلسلہ کی مالی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے آپ انفاق فی سبیل اللہ کے فرض کو نبھاتے۔ جلسہ سالانہ 1892ء کے موقع پر ایک فہرست ان اصحاب کے چندہ کی تیار کی گئی جو مطبع کے لیے چندہ بھیجتے رہیں گے۔ آپ نے دو آنے ماہوار اور ایک روپیہ آٹھ آنے سالانہ چندہ دینے کا وعدہ لکھوایا اور سالانہ چندہ موقع پر ہی ادا کر دیا۔ آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 634 پر اسماء چندہ دہندگان کی فہرست میں 51 نمبر پر آپ کا نام درج ہے۔ حضور کی کتاب سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 87 پر ''فہرست آمدنی چندہ برائے طیاری مہمان خانہ وچاہ وغیرہ'' میں آپ کے چندے کا ذکر محفوظ ہے۔ اسی طرح کتاب تحفہ قیصریہ کے آخر میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی 1897ء کے شرکاء اور ان احباب کے نام درج ہیں جنہوں نے چندہ دیا آپ اس جلسے میں شامل تو نہ ہوسکے لیکن ایک روپیہ چندہ بھجوایا۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ یکے از 313 (وفات 20 اگست 1941ء بہشتی مقبرہ قادیان) فرماتے ہیں:

منشی گوہر علی صاحب کپورتھلہ میں ڈاک خانہ میں ملازم تھے ساڑھے تین روپے ان کی پنشن ہوئی، گذارہ ان کا بہت تنگ تھا وہ جالندھر اپنے مسکن پر چلے گئے۔ انہوں نے مجھے خط لکھا کہ جب تم قادیان جاؤ تو مجھے ساتھ لیتے جانا، وہ بڑے مخلص آدمی تھے۔ چنانچہ میں جب قادیان جانے لگا تو ان کو ساتھ لئے جالندھر چلا گیا، وہ بہت متواضع آدمی تھے میرے لئے انہوں نے پرتکلف کھانا پکوایا اور مجھے یہ پتہ لگا کہ انھوں نے کوئی برتن بیچ کر دعوت کا سامان کیا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم حج کو جاتے ہیں اور جہاز راستے سے اتر گیا۔ اگلے دن گاڑی میں سوار ہوکر جب ہم دونوں چلے ہیں تو مانانوالہ سٹیشن پر گاڑی کا پہیہ پٹڑی سے اتر گیا۔ گاڑی اسی وقت کھڑی ہوگئی۔ دیر تک پہیہ سڑک پر چڑھایا گیا کئی گھنٹے لگے۔ پھر ہم قادیان پہنچ گئے۔ مَیں نے منشی علی گوہر کا ٹکٹ خود ہی خرید لیا تھا۔ وہ اپنا کرایہ دینے پر اصرار کرنے لگے۔ مَیں نے کہا یہ آپ حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں۔ چنانچہ دو روپے انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کردیے آٹھ دس دن رہ کر جب ہم واپسی کے لئے اجازت لینے لگے تو حضور نے اجازت فرمائی اور منشی صاحب کو کہا آپ ذرا ٹھہریے! پھر آپ نے دس یا پندرہ روپے منشی صاحب کو لاکر دیئے۔ منشی صاحب رونے لگے اور عرض کی حضور مجھے خدمت کرنی چاہئے یا مَیں حضور سے لوں۔ حضرت صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ یہ آپ کے دوست ہیں آپ انہیں سمجھائیں۔ پھر میرے سمجھانے پر کہ ان میں برکت ہے انہوں نے لے لئے اور ہم چلے آئے حالانکہ حضرت صاحب کو منشی صاحب کی حالت کا بالکل علم نہ تھا۔

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 114,115 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

حضرت منشی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی نومبر 1902ء میں جالندھر میں بقضائے الٰہی وفات پائی۔

(اخبار البدر 14 نومبر 1902ء صفحہ 24 کالم 1)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تحت

پہلے نیشنل تبلیغ سیمینار کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: محمد لقمان مجوکہ ۔ مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

مورخہ 27 مئی 2008ء کے تاریخی دن جو عہد ہم نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کے ساتھ کیا، اس تاریخی عہد کو سامنے رکھتے ہوئے، حضور انور ایدہ اللہ کی منظوری سے شعبہ تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تحت پہلا نیشنل تبلیغ سیمینار مورخہ 20 تا 24 دسمبر 2008 ناصر باغ میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں شامل ہونے کیلئے خدام سے انفرادی رابطے کئے گئے ۔مرکزی طور پر ایک بینر تیار کر کے مساجد و نماز سنٹرز میں آویزاں کرایا گیا، تاکہ اس پروگرام کی تشہیر ہو۔ الحمدللہ اس کا بہت فائدہ ہوا۔

مورخہ 20 دسمبر بروز ہفتہ تبلیغ سیمینار کا آغاز ہوا، افتتاحی تقریب نیشنل تربیتی کلاس کے شرکاء کے ساتھ ہی منعقد ہوئی۔ بعد ازاں شرکاء کے مختلف گروپس بنائے گئے تاکہ دوران کلاس جتنا بھی Group Work ہونا ہے اسی طرح ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 62 خدام اس تبلیغی سیمینار میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں تین مربیان سلسلہ ایسے ملے ہوئے تھے جو صبح سے شام تک ہمارے ساتھ رہتے تھے۔ ان مربیان سلسلہ نے سارے سیمینار میں تمام گروپس کی بہت مدد اور راہنمائی کی بلکہ یہاں تک کے Presentation بنانے میں بھی مدد کی اور حوالہ جات ڈھونڈنے میں بہت زیادہ مدد کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان مربیان سلسلہ اور اساتذہ کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ ان میں مکرم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب، مکرم مولانا اشرف ضیاء صاحب اور مکرم مولانا طاہر احمد صاحب شامل ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل سیکریٹری تبلیغ، مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب اور مکرم طارق کریم عارف صاحب نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

پہلے تبلیغی سیمینار میں جن موضوعات پر تفصیل سے کام ہوا اس کی تفصیل یوں ہے:

عیسائیت: ابتداء، ارتقاء اور عیسائیت پر تنقیدی جائزہ۔ وفات مسیح، ختم نبوت، صداقت حضرت مسیح موعودؑ، اسلام پر اعتراضات (ماضی، حال اور مستقبل)، اخبارات میں اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات دینے کے طریق سکھایا گیا، مجلس سلطان القلم کا قیام۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تبلیغی سیمینار کے موقعہ پر شامل ہونے والے خدام کی Intensive ٹریننگ کرنے کا موقعہ ملا۔ مربیان سلسلہ اور دیگر اساتذہ کے ساتھ شرکاء نے بہت استفادہ کیا۔ اسی طرح ایک پروگرام مکرمی نیشنل امیر صاحب کے ساتھ بھی ہوا جس میں مکرمی امیر صاحب نے مستقبل میں پڑنے والی ذمہ داریوں کے حوالہ سے گفتگو کی اور خدام کے ساتھ مختلف موضوعات پر ڈسکشن کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دن کا آغاز نماز تہجد کے ساتھ ہوا، بعد نماز فجر درس القرآن مکرمی مولانا لئیق احمد منیر صاحب دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ساتھ نیشنل تبلیغی سیمینار کا انعقاد ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

تمام قارئین الفضل انٹرنیشنل کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی سیمینار میں شامل تمام احباب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ہمیں تبلیغی میدان میں اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ جرمنی جلد از جلد اسلام احمدیت کی آغوش میں آجائے۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے جملہ ممبران کو اخلاص و وفا میں ترقی کرتے ہوئے خلافت احمدیہ کے ساتھ مضبوطی سے جڑا رہنے والا بنائے۔ آمین

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِي نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11رمئی 2007ء میں مکرمہ ا۔منیر صاحبہ کے قلم سے اُن کے والد محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔ آپ کے بارہ میں ایک مضمون قبل ازیں ہفت روزہ ''الفضل انٹرنیشنل'' 17رجنوری 2003ء کے اسی کالم کی زینت بن چکا ہے۔

تقسیم ہند کے وقت حفاظتِ مرکز کی تحریک پر محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نے بھی اپنا نام پیش کیا تو قادیان بھجوائے جانے والے پہلے قافلہ کے امیر مقرر ہوئے۔ دراصل آپ ساری زندگی ہی دین پر اپنی دنیا قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہے۔ چنانچہ ایک بار جب آپ کی اہلیہ انتہائی بیمار تھیں تو آپ کے دستخط کروانے کے لئے بڑی مشکل سے آپ کو ایک جماعتی اجلاس میں ڈھونڈا گیا۔ لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کی بیوی کی کیا حالت ہے؟ کہنے لگے آپ میرا انتظار نہ کیا کریں، میں زیادہ اہم کام میں مصروف ہوں، جو کرنا ہو کرلیں، اللہ تعالیٰ خود فضل فرمائے گا۔

آپ کی دیانتدارانہ وکالت کا اکثر جج بھی احترام کرتے۔ ایک میاں بیوی کی علیحدگی کے بعد بچے کی حضانت کے مقدمہ میں پہلی عدالت نے باپ کے حق میں فیصلہ کردیا تو ماں نے سیشن کورٹ میں اپیل کی اور آپ کی خدمات حاصل کیں۔ سیشن جج آپ کا مداح تھا۔ اُس نے آپ کی بحث سے پہلے ہی ماتحت عدالت کا فیصلہ منسوخ کرتے ہوئے کہا کہ آپ یہی چاہتے تھے، آپ ایک Honest آدمی ہیں۔

ایک احمدی میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کی نوبت آ گئی تو مرد نے اُس کی شرائط نہ مانے جانے کی صورت میں احمدیت ترک کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس پر آپ نے غیرت سے کہا کہ اگر تم احمدی نہ رہے تو سونے اور ہیرے کے بھی بن کر آجاؤ تو میری نظر میں تمہاری حیثیت دو کوڑی کی بھی نہیں۔ اس بات کا اس آدمی پر اتنا اثر ہوا کہ وہ کچھ ہی عرصہ میں جماعت کے اَور زیادہ قریب ہوگیا اور بیوی کو بھی گھر لے گیا۔

1984ء کے جلسہ سالانہ لندن سے واپسی پر آپ جلسہ کی وڈیو کیسٹ ساتھ لائے تھے۔ اُس وقت کراچی ایئرپورٹ پر جماعت کا لٹریچر اور کیسٹس ضبط کرکے گرفتار کرلیا جاتا تھا۔ آپ کے بھتیجے نے مشورہ دیا کہ آپ کسٹم آفیسر سے پہلے ہی بات کرلیں۔ آپ نے کہا ہمارا افسر اوپر ہے۔ ساتھ ہی انگلی سے اوپر کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ آپ اس حالت میں Clear ہوکر باہر آئے کہ کیسٹ ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔

ایک غیراحمدی پڑوسی سے ہمارے گھرانے کے قریبی تعلقات تھے۔ اُن کے ایک بیٹے کی شادی ہوئی تو بیوی بہت بااخلاق اور خوش مزاج ملی لیکن احمدیت کی سخت مخالف۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد ہی سسرال والوں نے لڑکی پر کافی سختی شروع کردی۔ ساس نے بہو سے کہا ہوا تھا کہ میرا بیٹا بہت شکی ہے، بیگ صاحب ہیں تو قادیانی لیکن بہت نیک اور اچھے ہیں، تم صرف ان کے گھر جاسکتی ہو۔ چنانچہ وہ ہمارے گھر آکر روتی۔ ایک دو دفعہ آپ نے اُس کی ساس کو بھی بلاکر سمجھایا۔ کئی دفعہ اُس لڑکی کی مالی مدد بھی کی۔ کئی سال بعد سسرال والے لڑکی کو دو بچوں کے ساتھ وہیں چھوڑ کر خود دوسرے علاقہ میں منتقل ہوگئے۔ اس کے بعد اُس لڑکی کے بہت سے کام اور اُس کے بچوں کی تعلیم و تربیت بیگ صاحب نے ہی کی۔

دل کے آپریشن کے سلسلہ میں آپ 26 دن ہسپتال میں داخل رہے۔ آپ کا رویہ اتنا شفقت آمیز تھا کہ سارا سٹاف آپ کا گرویدہ تھا۔ ڈاکٹروں کو مذہب، سیاست، تاریخ وغیرہ کے واقعات اور لطائف سناتے۔ کئی لوگ اپنی ڈیوٹی ختم کرنے کے بعد کچھ وقت آپ کے پاس ضرور گزارتے۔ نرسیں اپنے مسائل بیان کرتیں اور مشورہ لیتیں۔ ہرآنے والے کو علم کی قدر بتانے کے لئے پین کا تحفہ دیتے۔ کئی غرباء کی مالی مدد بھی کردیتے۔

آپ کی ایک بیٹی اُس وقت بیوہ ہوگئیں جب اُن کے چار چھوٹے بچے تھے۔ چند ہفتوں بعد اُس نے آپ سے کہا کہ اب تو بچوں کی سب ذمہ داری مجھ پر ہے اور مجھے کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔ آپ نے کہا کہ جس اللہ نے پیدا کیا ہے، وہی پالنے والا ہے تم کیوں پریشان ہوتی ہو۔ اگلی دوپہر آپ عدالت سے لَوٹے تو بیٹی کو پانچ ہزار روپے دیتے ہوئے کہا کہ صبح عدالت جاتے ہوئے میں نے دعا کی کہ آج جو نیا کیس داخل کرنا ہے اس کی ساری رقم بچوں کی ہوگی۔ اس لئے یہ بچوں کی قسمت ہے۔

وہ مزید بیان کرتی ہیں کہ میں جب بھی پریشان ہوتی تو دوسرے دن ابا جان میرے پاس پہنچ جاتے۔ میں کہتی میں نے آپ کو فون بھی نہیں کیا پھر آپ کو کیسے معلوم ہوگیا۔ تو کہتے اللہ مجھے بتادیتا ہے۔

آپ بچوں کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ فارغ ہوتو حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی کتب پڑھا کرو، اس سے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان شیطانی خیالات سے محفوظ رہتا ہے۔ ہمیشہ کہتے کہ جس جگہ کام کرو اپنی ایمانداری اور محنت سے وہاں کی ضرورت بن جاؤ۔

آپ کو دینی و دنیاوی علوم سے عشق کی حد تک رغبت تھی۔ کامیابی پر بچوں کو قلم اور کتب کا تحفہ دیا کرتے۔ سرکاری عہدیداروں سے ملاقات کرنے جاتے تو ہمیشہ قرآن مجید کا نسخہ بطور تحفہ لے جاتے، کبھی تفسیر صغیر، کبھی انگریزی ترجمہ اور کبھی سندھی ترجمہ۔ اس طرح تبلیغ بھی ہوجاتی۔ آپ ہر مجلس میں بیٹھ کر اُس کا رنگ بدل دیتے۔ اتنی مختلف النوع ذمہ داریوں کے باوجود کبھی پیشانی پر بل نہیں آتا تھا۔

آپ انتہائی منکسرالمزاج انسان تھے۔ اپنے آرام اور کھانے کی پروا کئے بغیر ہمیشہ خدمت خلق اور خدمت دین کیلئے کوشاں رہتے۔ دل کے آپریشن سے ایک دن پہلے دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے تو ایک احمدی خاتون نے اپنے کیس کے بارہ میں فون کردیا۔ آپ کے بیٹے نے اُسے آپ کے آپریشن کا بتایا تو آپ نے فوراً ریسیور پکڑلیا اور خاتون کو کہا کہ میں آپ سے تھوڑی دیر بعد بات کرتا ہوں۔ آپ کے بیٹے نے کہا کہ پرسوں آپ کا آپریشن ہے، اس وقت ساری پریشانیاں چھوڑ دیں۔ اس پر آپ کہنے لگے کہ اُس کیفیت کا اندازہ کرو جب انسان امید اور ناامیدی کے بیچ ہوتا ہے۔ یہ سب پریشان ہیں کہ میں ہسپتال چلا جاؤں گا تو ہمارے کیس کا کیا ہوگا، کہیں یکطرفہ فیصلہ نہ ہوجائے۔ اس کے بعد آپ نے ایک دوست وکیل کو فون کرکے کیسز کے بارہ میں ہدایات دیں اور پھر دوبارہ خاتون کو فون کرکے تسلی دی۔ یہی خاتون آپ کی وفات پر بار بار کہتی تھیں کہ آج میں یتیم ہوگئی ہوں۔

آپ ہر ایک کا اکرام کرتے تھے۔ کسی کی کمزوری کسی دوسرے کے سامنے بیان نہ کرتے تھے بلکہ اکیلے میں اس قدر مؤثر انداز سے سمجھاتے کہ دوسرا فوراً اپنی اصلاح کرلیتا۔ کہتے اللہ تعالیٰ نے ہر کسی کو خوبیوں اور خامیوں کا مجموعہ بنایا ہے، اس کی خوبیوں کو یاد رکھو اور خامیوں کو نظرانداز کردو۔

محترم عبداللطیف صاحب اوورسیئر

محترم عبداللطیف صاحب اوورسیئر مرحوم کے حالات زندگی ایک انٹرویو کی روشنی میں روزنامہ ''الفضل'' ربوہ کی ایک پرانی اشاعت میں شائع ہوئے تھے۔ 15رمئی 2007ء کے شمارہ میں یہ حالات دوبارہ شائع ہوئے ہیں۔

مکرم عبداللطیف صاحب اوورسیئر کے والد مکرم اللہ دتہ صاحب موضع بھٹے کلاں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ یہیں پر آپ کی پیدائش مئی 1915ء میں ہوئی۔ اس گاؤں کے ایک بزرگ حضرت میاں نیاز علی صاحبؓ (جو مکرم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی کے دادا تھے) نے حضرت مسیح موعودؑ کے سفر جہلم کے دوران بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ اس کے بعد سے مکرم اللہ دتّہ صاحب اور حضرت میاں نیاز علی صاحبؓ کے درمیان بحث کا سلسلہ جاری ہوگیا جس کا اثر تحت الشعور میں عبداللطیف صاحب پر بھی تھا تاہم طبیعت میں کجی نہیں تھی۔

آپ نے 1933ء میں اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ سے میٹرک کیا۔ اس کے بعد مرے کالج سیالکوٹ میں چھ ماہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ، رسول ضلع گجرات میں داخلہ لیا (جو اس وقت پنجاب میں انجینئرنگ کا واحد سکول تھا۔) 35-1934ء میں دو سال تک انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرکے فروری 1936ء میں مستقل اوورسیئر کا امتحان آنرز کے ساتھ پاس کیا اور سکول کا اعلیٰ ترین اعزاز حاصل کرکے اعزازی بورڈ پر اپنا نام درج کروایا۔ اس کے بعد محکمہ انہار میں ملازمت کرلی اور جنوری 1946ء تک بطور مستقل اوورسیئر کے ملازمت جاری رہی۔

1933ء میں ایک بار آپ کو لال حسین اختر صاحب کی کتاب ''ترک مرزائیت'' پڑھنے کو ملی۔ جس کے مندرجات کا کئی بار مطالعہ کیا تو احمدیت کی مخالفت نے دل میں جگہ بنالی۔ دوران تعلیم 1934ء میں اسی مخالفت کے غلبہ میں آپ نے احمدیوں کا مقابلہ کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ چند احمدی طلبہ سے بحث کا سلسلہ جاری رہا اور اسی بحث کے نتیجہ میں بالآخر حق ظاہر ہوگیا اور آپ دل سے احمدی ہوگئے لیکن دستی بیعت کا شرف جوبلی جلسہ کے موقع پر 1939ء میں حاصل ہوا۔ پھر وصیت کی توفیق بھی پائی۔

دسمبر 1945ء میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں وقف زندگی کے لئے لکھا۔ جنوری 1946ء میں آپ کو قادیان طلب کیا گیا۔ بعد میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا وقف منظور کرکے آپ کو باقاعدہ سلسلے کے تعمیراتی کاموں کی نگرانی سپرد فرمادی۔ چنانچہ قادیان میں تعلیم الاسلام کالج کی دوسری منزل آپ کی نگرانی میں تعمیر ہوئی۔

قیام پاکستان کے بعد ربوہ کی تعمیر کے موقع پر شہر کی Lay out کا سارا کام آپ کے ہاتھ سے انجام پایا۔ اس کے بعد بھی توسیعات ہوتی رہیں۔ جس کی Lay out آپ کو کرنے کا موقع ملتا رہا۔ نیز نئی کالونیوں کی تعمیر کے وقت بھی اس کام کے لئے آپ کی خدمات حاصل کی جاتی رہیں۔ عملی تعمیرات کے سلسلے میں آپ کو انجمن تحریک جدید کے دفاتر کی تعمیرات، تحریک جدید کے کچھ کوارٹرز، ایبٹ آباد میں جماعتی عمارات کی تعمیر، سندھ میں جماعتی تعمیرات جو تحریک جدید سے تعلق رکھتی ہیں کی نگرانی کا موقع ملتا رہا۔

دفتر کمیٹی آبادی (جو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید انجمن احمدیہ کا مشترکہ ادارہ ہے) میں لمبا عرصہ آپ کو بطور اوورسیئر خدمت کا موقعہ ملا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27رجولائی 2007ء میں مکرمہ م۔ وقار صاحبہ اپنے دادا محترم چودھری عبداللطیف صاحب اوورسیئر کا ذکرخیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آپ کثرت سے درودشریف کا ورد کرنے والے اور بہت دعاگو تھے۔ اللہ تعالیٰ نے کئی بار خواب میں آپ کی درود بھیجنے کی عادت پر پسندیدگی کا اظہار بھی فرمایا۔ آپ ہمیشہ بامقصد گفتگو کیا کرتے تھے۔ کبھی غیبت نہ کرتے اور اگر کسی کی کوئی بات ناپسند ہوتی تو فوراً بتادیتے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے 93 سال عمر دی۔ آپ بہت منکسرالمزاج تھے اور صحت کی خرابی کے باوجود کوئی ملاقات کے لئے آتا تو بیٹھ جاتے۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے چلنے پھرنے سے بھی معذور ہوگئے تھے لیکن ہمیشہ اللہ کی رضا پر راضی رہنے والے تھے۔ آپ کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ بچپن کی باتیں، مختلف علاقوں کی ثقافت اور دیگر حالات بہت اچھی طرح یاد تھے۔

بہت صابر تھے۔ اپنی ایک بیٹی اور اہلیہ کی وفات کے صدمات برداشت کئے۔ بیٹی کے بچوں کو اپنے پاس رکھ کر تربیت کی۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

3rd April 2009 – 9th April 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 3rd April 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & MTA News
01:00	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd October 1997.
02:05	Al Maaidah: a cookery programme.
02:25	Dars-e-Malfoozat
03:00	MTA World News
03:15	An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 260, recorded on 22nd July 1998.
04:20	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Burkina Faso.
05:20	Ahmadis in Armed Forces: an Urdu discussion programme about the contribution of the late Ahmadi General Akhtar Hussain Malik to the Pakistani Army.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) with Huzoor recorded on 1st February 2009.
08:00	Le Francais c'est Facile: lesson no. 43
08:20	Siraiki Service: a Siraiki discussion about the Holy Prophet Muhammad (saw).
08:55	Urdu Mulaqa'at: a question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking friends. Recorded on 29th September 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:15	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:15	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:15	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00	Friday Sermon [R]
17:10	Kuch Yaadein, Kuch Baatein: an Urdu discussion programme about the life of Hadhrat Khalifatul Masih II (ra).
18:00	MTA World News
18:10	Le Francais C'est Facile: lesson no. 43 [R]
18:30	Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	American Museum of Natural History
22:55	Urdu Mulaqa'at [R]

Saturday 4th April 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:25	Le Francais C'est Facile: lesson no. 43
01:50	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd October 1997.
02:55	MTA World News
03:05	Friday Sermon: rec. on 3rd April 2009.
04:20	American Museum of Natural History
04:55	Persecution: a programme about the persecution of Ahmadi Muslims in Pakistan
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55	Question and Answer session in Urdu with Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 3rd December 1995, Part 1.
08:00	Ashab-e-Ahmad
08:40	Friday Sermon: rec. on 3rd April 2009.
10:00	Indonesian Service
10:55	French Service
12:05	Tilawat & MTA News
13:20	Bangla Shomprochar
14:20	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:20	Jamia Ahmadiyya UK Class with Huzoor.
16:35	Ashab-e-Ahmad
17:10	Question and Answer Session [R]
18:00	MTA World News
18:20	Dars-e-Hadith
18:30	Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:40	MTA International News
21:15	Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
22:25	Persecution [R]
23:25	Friday Sermon [R]

Sunday 5th April 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat & MTA News
00:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd April 1997.
02:00	Ashab-e-Ahmed
03:00	MTA World News
03:20	Friday Sermon
04:25	Intikhab-e-Sukhan
05:30	Attractions of Australia
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Children's Class with Huzoor.
08:15	MTA Variety
08:45	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to West Africa.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
12:05	Tilawat & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
13:55	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, rec. on 3rd April 2009.
15:00	Children's Class with Huzoor.
16:10	MTA Variety [R]
16:50	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA International News
21:05	Children's Class [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:20	Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 6th April 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat & MTA News
00:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:05	Friday Sermon: rec. on 3rd April 2009.
03:00	MTA World News
03:25	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
04:40	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to West Africa.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor recorded on 12th January 2008.
08:10	Le Francais c'est Facile: Lesson no. 31
08:50	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 5th September 1997.
10:00	Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 13th February 2008.
11:05	Khilafat Jubilee Quiz
11:35	Medical Matters
12:05	Tilawat & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon
14:50	Khilafat Jubilee Quiz [R]
15:25	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor recorded on 12th January 2008 [R]
16:25	French Mulaqa'at: Recorded on 5th September 1997 [R]
17:30	Medical Matters [R]
18:00	MTA World News
18:10	Dars-e-Hadith
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th November 1997.
20:35	Medical Matters [R]
21:00	MTA International News
21:35	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor recorded on 12th January 2008 [R]
22:35	Friday Sermon [R]
23:25	Khilafat Jubilee Quiz [R]

Tuesday 7th April 2009

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:15	Le Francais C'est Facile
01:40	Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 5th November 1997.
02:45	Medical Matters
03:10	MTA World News
03:30	Friday Sermon: Recorded on 4th April 2008.
04:20	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 5th September 1997.
05:25	Khilafat Jubilee Quiz
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 22nd February 2009.
08:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 11th May 1984.
09:10	Hadhrat Khalifatul Masih I (ra): an English discussion programme on the topic of the first Khalifa, Hadhrat Maulana Hakeem Nooruddin (ra).
10:05	Indonesian Service
11:05	Sindhi Service
12:00	Tilawat, Dars & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Lajna UK Ijtema: Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 10th October 2004, on the occasion of the Lajna UK Ijtema.
14:40	Hadhrat Khalifatul Masih I (ra) [R]
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
16:55	Question and Answer Session
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 3rd April 2009.
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
22:15	Lajna UK Ijtema 2004 [R]
22:50	Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme

Wednesday 8th April 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat, Dars & MTA News
01:05	Learning Arabic: lesson no. 6.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th November 1997.
02:35	MTA Travel: a visit to Delhi, India.
03:15	Question and Answer Session
04:10	Hadhrat Khalifatul Masih I (ra)
05:05	Lajna UK Ijtema 2004
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10	Jamia Ahmadiyya UK class with Huzoor.
08:15	Shamail-e-Nabwi: an Urdu discussion programme about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
08:55	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th May 1984.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Muzakarah
12:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th April 1985.
15:15	Jalsa Salana speeches: a speech delivered by Sahibzada Mirza Waseem Ahmad on the topic of 'The existence of Allah'. Recorded on 24th August 2001.
16:00	Shamail-e-Nabwi [R]
16:25	Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
17:25	Question and Answer Session [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st November 1997.
20:30	MTA International News
21:00	Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
22:00	Jalsa Salana Speeches [R]
22:45	From the Archives [R]

Thursday 9th April 2009

00:00	MTA World News
00:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:40	Shamail-e-Nabwi
01:10	Hamaari Kaenaat: a series of programmes about the Universe.
01:35	Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 21st November 1997.
02:40	Ahmadiyyat and Science: a talk with Dr Masood-ul-Hassan Noori.
03:00	MTA World News
03:20	From the Archives
04:40	Attractions of Australia
05:15	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:35	Al Maaidah: a cookery programme
06:50	Children's Class with Huzoor.
08:10	English Mulaqa'at: recorded on 22nd May 1994.
09:30	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Benin, West Africa.
10:00	Indonesian Service
11:00	Khilafat Centenary Exhibition
11:35	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30	Al Maaidah [R]
13:00	Bangla Shomprochar
14:20	Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 28th July 1998.
15:30	Huzoor's Tours [R]
16:20	English Mulaqa'at [R]
17:20	Khilafat Centenary Exhibition [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service: Al Hiwar Al Mubashar
20:35	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 28/07/1998 [R]
21:40	Moshaairah: an evening of poetry
22:40	Children's Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 27 March , 2009 | Issue No. 13

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

چیف جسٹس
اسلامی عدالت عالیہ کے کٹہرے میں

سلطان محمود سبکتگین (ولادت 1018ء۔وفات 1093ء) الپ ارسلان اور ملک شاہ سلجوقی کے وزیراعظم تھے۔ درج ذیل دلچسپ،بصیرت افروزمگرسبق آموز داستان و حکایت آپ ہی سے منقول ہے:

’’سلطان محمود سبکتگین کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے سلطان کوعرضی دی ۔عرضی میں یہ شکایت تھی کہ مَیں نے دو ہزار دینار ایک کیسہ میں بند کر کے قاضی شہر کے پاس امانت کے طور پر رکھوادئے تھے۔اس کے بعد مَیں سفر پر روانہ ہوگیا۔ جو کچھ اپنے ساتھ لے گیا تھا وہ ہندوستان کے راستہ میں چوروں اورڈاکوؤں نے مجھ سے چھین لیا ۔ چنانچہ واپس آ کر مَیں نے قاضی سے اپنی امانت لے لی۔گھر پہنچ کر جب مَیں نے کیسہ کا منہ کھولا تو اس میں مجھے تانبے کے درم نظر آئے ۔سونے کے دینار نہیں۔فوراًمَیں قاضی کے پاس گیااور کہا: قاضی صاحب مَیں نے تو طلائی سکے آپ کے سپرد کئے تھے اب دیکھتا ہوں تو کیسہ میں تانبے کے درم ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے آخر؟

قاضی نے کہاتم نے امانت دیتے وقت کیسہ کھول کر مجھے دکھایا تھا؟ تم کیسہ کا منہ بند کر کے اوراس پر مہر لگا کرمیرے پاس لائے تھے ۔اس کے بعدمَیں نے تمہیں یہ کیسہ جوں کا توں واپس کر دیا اور واپس کرتے وقت مَیں نے پوچھا تھا کہ یہ تمہارا ہی ہے ۔تم نے کہا تھاہاں میرا ہی ہے ۔ اوراب آئے ہو مجھے الزام لگانے ۔مَیں نے عرض کیا۔سرکار خدارا میری فریادسن لیجئے ۔مَیں اب روٹیوں کا محتاج ہو چکا ہوں۔ بادشاہ نے یہ سارا قصہ سنا تواسے بڑا دُکھ ہوا۔کہنے لگاتم مطمئن رہو۔تمہیں تمہارے مال کی واپسی کی تدبیراب مجھے کرنی ہوگی ۔تم بس وہ کیسہ میرے پاس لے آنا۔عرض گزار نے کیسہ لاکر بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔محمود نے کیسہ کو چاروں طرف سے الٹ پلٹ کر دیکھا کسی جگہ بھی اسے کوئی ایسا نشان نظر نہ آیا جس سے معلوم ہوتا کہ کیسہ کو پھاڑا گیا تھا۔

محمود نے ایک دن دو پہر کو جب وہ کھانے کے بعد آرام کر رہا تھا کیسہ کو اپنے سامنے رکھا۔ ہاں ایک بات رہی جاتی ہے محمود نے عرضی گزار سے کہا کہ جب تک تمہارا معاملہ زیر انصاف ہے تم میرے سرکاری وکیل سے ہر ماہ ایک دینار لیتے رہو اور ہر روز تمہیں تین سیر روٹی اور ایک سیر گوشت غذا کے لئے ملتے رہیں گے۔ محمود نے اس معاملہ پرغور کیا اور سوچنے لگا کہ یہ سب کچھ کیسے ہوسکتا ہے۔آخر محمود اس نتیجہ پر پہنچا کہ ممکن ہے اس کیسہ کو کھولا گیا ہو۔اس میں شگاف کیا گیا ہو۔طلائی سکے اس میں سے نکال لئے گئے ہوں اور پھر شگاف کو رفو کر دیا گیا ہو۔محمود کے پاس ایک انتہائی نفیس زر کا غلاف تھا جو اس کے مسند پر ڈالا جاتا تھا۔ایک دن محمود آدھی رات کو اٹھا،ایک خنجر لیا اوراس غلاف سے چند گز کا ٹکڑا کاٹ لیا اس کے بعد اپنی جگہ پلٹ آیا ۔دوسرے دن صبح ہی صبح بادشاہ شکار پر نکل گیا اور تین دن شکار کھیلتا رہا۔بادشاہ کے ملازم خاص اورفراش خاص نے جو بادشاہ کی خدمت پر مامور تھا جس وقت صبح صبح مسند شاہی وغیرہ کو صاف کرنے کا ارادہ کیا اوراس نے غلاف کو پھٹا ہوا پایا تو یہ دیکھ کرسہم گیا ۔اتفاق سے فراش خانہ میں ایک تجربہ کار فراش بھی رہتا تھا ۔ یہ اس کے پاس گیا۔بڈھے نے جو اسے دیکھا تو پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے۔ یہ کیا حالت ہے۔فراش شاہی نے کہا: مَیں تو بتا نہیں سکتا ۔ بڈھے نے کہا: گھبراؤ مت مجھ سے کہو تو سہی ۔فراش بولا : ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کو مجھ سے عداوت تھی ۔میری مخالفت میں وہ ایوان خاص اور بادشاہ کے خصوصی کمرہ میں پہنچا اور بادشاہ کی مسند کے غلاف کو ایک گز کے اندازہ سے پھاڑ دیا۔ بادشاہ اسے دیکھ لے گا تو میرے قتل کا حکم دے دے گا ۔ بڈھے فراش نے پوچھا : تمہارے سوا کسی اور نے تو نہیں دیکھا۔فراش خاص بولا: نہیں۔ بڈھے نے کہا : اگر ایسا ہے تو کوئی مضائقہ نہیں مجھے اس کی تدبیر معلوم ہے اورمَیں تمہیں یہ ترکیب بتا بھی دوں گا۔لوسنو: بادشاہ شکار پر گیا ہوا ہے اس شہر میں ایک ادھیڑ عمر کا ایک رفو گر ہے۔فلاں فلاں جگہ اس کی دوکان ہے۔نام اس کا احمد ہے۔رفو گری میں اس کا کوئی مقابل نہیں۔اس شہر کے سارے رفو گر اسی کے شاگرد ہیں ۔ اس غلاف کو تو اسی رفو گر کے پاس لے جاؤ اور وہ جو اجرت بھی مانگے اسے دے دینا۔وہ رفو کر دے گا کہ اس فن کا بڑے سے بڑا استاد بھی یہ نہ بتا سکے گا کہ رفو کہاں ہوا ہے۔فراش نے فوراً ہی غلاف اٹھایا اور احمد رفو گر کی دوکان کی طرف چل پڑا۔ اوراس سے کہا: استاد بولو کیا لوگے اس غلاف کوتم اسی طرح رفو کر دو کہ کسی کو رفو کا گمان بھی نہ ہو۔ بڈھے نے کہا : نصف دینار لوں گا۔ فراش نے کہا: نصف کی جگہ تم ایک پورا دینار لو لیکن اس کام میں اپنی پوری پوری استادی صرف کردو۔ بڈھا رفو گر بولا:شکریہ بہت بہت ۔گھبرانا مت کل ظہر کے وقت اپنا غلاف لے جانا۔فراش نے رفو گر کو ایک دینار دیا اور جلد کام ختم کرنے کی ہدایت کردی۔ دوسرے دن وعدہ کے مطابق رفو گر نے غلاف فراش کے سامنے رکھ دیا تھا۔لیکن کمال یہ ہوا تھا کہ غلاف کو دیکھ کر کسی کو یہ خیال بھی نہ آسکتا تھا کہ اس میں رفو کیا گیا ہے ؎

دلِ شکستہ در آن کوئی می کنند درست
چنان کہ خود نشناسم کہ از کجا بشکست

فراش خوش خوش گھر لوٹ آیا۔ اورحسب معمول غلاف کے زرکار اور زرتا کپڑے کواس کی جگہ پر ڈال دیا۔

سلطان محمود غزنوی شکار سے واپس آیا۔ دو پہر میں بادشاہ اپنے خاص کمرہ میں گیا کہ کچھ دیر آرام کرے۔مگر یہ کیا! غلاف تو جوں کا توں تھا۔ ویسا ہی جیسا کہ پہلے تھا۔فوراً حکم دیا کہ فراش کو بلواؤ۔فراش جو آیا تو بادشاہ نے کہا: یہ غلاف پھٹ گیا تھا اسے کس نے ٹھیک کیا۔فراش نے کہا: میرے مالک یہ تو کبھی نہیں پھٹا تھا لوگ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ بادشاہ نے کہا: احمق مت ڈر مَیں نے اس کپڑے کو پھاڑا تھا۔ اس سے میرا ایک مقصد تھا۔اب یہ بتا کہ اس کپڑے کو کس نے رفو کیا ہے کہ رفو معلوم نہیں ہوتا۔فراش نے کہا: حضور! اسے فلاں رفو گر نے رفو کیا ہے۔مَیں نے جب غلاف دیکھا تو مَیں بے حد ڈرا۔ ایک فراش نے مجھے بتایا کہ فلاں فلاں رفو گر کے پاس چلا جاؤں۔حکم شاہی ہوا کہ رفو گر کو فوراً لایا جائے اوراس سے کہا جائے کہ بادشاہ اسے طلب کر رہا ہے۔اور جب وہ آئے تو اسے بادشاہ کے حضور میں پیش کیا جائے ۔ لیجئے رفو گر غزنی کے بادشاہ کے روبرو کھڑا تھا اوراس پرخوف طاری تھا۔ بادشاہ نے کہا: یہ مت ڈر ۔ یہ رفو تم نے کیا ہے؟ رفو گر نے اثبات میں جواب دیا۔تو بادشاہ بولا: اس کام میں تُو نے کمال کا ثبوت دیا ہے۔

رفو گر: ہاں حضور اچھا کام ہوگیا۔ جہاں پناہ کا اقبال سلامت رہے۔

سلطان: اس شہر میں تم سے زیادہ بھی رفو گری کے فن میں کوئی استاد اور باکمال ہے؟

رفو گر: نہیں۔

سلطان: مَیں تم سے جو بات پوچھوں مجھے اس کا صحیح جواب دوگے؟

رفو گر: بادشاہ سے سچ بات کے سوا اور بات ہی کیا کہی جاسکتی ہے۔

سلطان: یہ بتاؤ اس ایک سال کی مدت میں تم نے کوئی دیبائی کیسہ رفو کیا ہے۔کسی بڑے آدمی کے مکان میں؟

رفو گر: ہاں رفو کیا ہے۔

سلطان: کہاں؟

رفو گر: قاضی شہر کے مکان میں اور مجھے دو دینار اجرت بھی ملی ہے۔

سلطان: تمہیں کیسہ دکھایا جائے تو پہچان لوگے۔

رفو گر: جہاں پناہ کیوں نہیں۔

اب سلطان نے کیسہ نکالا اور اسے رفو گر کو دیتے ہوئے پوچھا یہی کیسہ ہے؟

رفو گر: یہی کیسہ ہے۔

سلطان: اس میں تم نے رفو کہاں پر کیا ہے؟

رفو گر: رفو کی جگہ پر انگلی رکھتے ہوئے، یہاں پر۔

سلطان: نہایت تعجب سے دیکھتا ہے اور رفو گری کے کمال سے متاثر ہوتے ہوئے پوچھتا ہے۔موقع آنے پر قاضی کے سامنے گواہی دے سکو گے۔

رفو گر: کیوں نہیں۔ضرور گواہی دوں گا۔

قاضی کو بلوانے کے لئے کسی کو بھیجا گیا۔ کیسہ کے اصل مالک کو بھی بلوالیا گیا۔قاضی آیا تو اس نے سلام کیا اور بادب بادشاہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ محمود نے قاضی سے مخاطب ہوکر کہا۔تم بوڑھے بھی ہو اور عالم بھی ہو اور مَیں نے اس شہر کی عدلیہ تمہارے سپرد کر رکھی ہے۔مَیں نے تم پر اعتماد کیا ہے ورنہ اس شہر اور اس ملک میں دو ہزار آدمی ہوں گے کہ تم سے علم میں زیادہ ہوں گے لیکن وہ سب بیروزگار ہیں اور یہ عہدہ جلیلہ تم کو ملا ہے ۔ اب کیا یہ مناسب ہوگا کہ تم بد دیانتی کرو،امانت کی شرائط پوری نہ کرو اور مسلمانوں کا مال کھاؤ۔ اور ایک مسلمان کی دولت قبضہ میں کر کے اسے محروم کردو۔ یہ سن کر قاضی نے کہا: بادشاہ سلامت یہ کیا ارشاد فرما رہے ہیں۔اب محمود کو جلال آ گیا۔ اس نے غضبناک ہوکر کہا: مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوں اے بے ایمان ،کُتّے، یہ تیرے ہی کرتوت ہیں۔ اس کے بعد اسے کیسہ دکھاتے ہوئے بادشاہ نے کہا کہ یہ وہ کیسہ ہے جسے امانت کے طور پر تیرے پاس رکھوایا گیا تھا۔تو نے اس میں شگاف کیا اور طلائی سکّے باہر نکال کر اس میں تانبے کے سکّے رکھ دئے اور پھر کیسہ کو رفو کروالیا۔ پھر واپس کرتے وقت تُو نے کیسہ کو منہ بند اور مہر زدہ اس کے مالک کو بظاہر جوں کا توں واپس کر دیا۔ یہ ہے تیرا کام، یہ ہے تیرا کردار اور یہ ہے تیری ایمانداری۔قاضی بولا: مَیں نے تو اس کیسہ کو دیکھا ہے اور نہ یہ جو کچھ کہا جارہا ہے اس کی مجھے خبر ہے۔محمود نے کیسہ کے مالک اور رفو گر دونوں کو بلوالیا۔ اور کہا : اے جھوٹ بولنے والے یہ رہا دیناروں کا اصل مالک اور یہ رہا رفو گر جس نے کیسہ پر رفو کیا تھا!

قاضی نادم ہوا اور خوف سے کانپنے لگا۔ایسا کہ اس کی زبان سے کوئی بات نہ ادا ہوسکتی تھی ۔محمود نے حکم دیا کہ قاضی کو پکڑ لیا جائے اوراس سے زر کے اصل مالک کو جو کیسہ لایا تھا اس کا زر دلوایا جائے ۔قاضی کو فوراً بادشاہ کے حضور سے ہٹا دیا گیا اور بالکل نیم جاں حالت میں اسے دیوان خانہ لایا گیا۔ وہاں اس سے زر کا مطالبہ کیا گیا۔ قاضی نے اپنے وکیل اور مہتمم کو بلا بھیجا۔اسے قاضی نے پتہ دے دیا ۔ وکیل واپس گیا اور قاضی کے مکان سے دو ہزار نیشاپوری دینار لے آیا۔ سارے دینار کھرے تھے۔اس رقم کو اصل مالک کے حوالے کر دیا گیا۔

دوسرے دن محمود دادگاہ اور دیوان عام میں بیٹھا تو اس نے قاضی کی بے ایمانی کے بارہ میں کھلم کھلا بات کی۔ اس کے بعد محمود نے بھرے دربار میں قاضی کو بلوا بھیجا اور اسے الٹا لٹکوا دیا۔قاضی صاحب آستانۂ عالی کے ایک کنگورے سے الٹے لٹکے ہوئے ہیں ۔عمائدین سلطنت نے سفارش کی کہ قاضی بوڑھا ہے اور عالم بھی ہے اسے اس سزا سے معاف کر دیا جائے ۔ پچاس ہزار دینار دے کر قاضی نے اپنی جان چھڑائی ۔ یہ رقم قاضی سے سرکاری عاملوں نے وصول کر لی اور قاضی کو ان کے عہدے سے معزول کر دیا گیا‘‘۔

(ترجمہ ’’سیاست نامہ‘‘ صفحہ 98تا 103۔ مصنف خواجہ نظام الملک طوسی ۔ ناشر نفیس اکیڈیمی کراچی)

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد